Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

سراجی

Website:MadarseWale.blogspot.com

Pinterest

Follow All Social Media Network:

NEW MADARSA

Blogger

Telegram

Instagram

facebook

काम देख कर follow करें

Website:MadarseWale.blogspot.com

جو کتاب نیٹ پر موجود نہیں ہیں
یا کوئی کتاب آپکو چاہئے جو نیٹ پر
موجود نہ ہو تو آپ ہمیں میسیج کریں

NEW MADARSA

ٹیلیگرام چینل
@New Madarsa
https://t.me/NewMadarsa

یا ٹیلیگرام گروپ
@New Madarsa Group
https://t.me/NewMadarsaGroup

Website:MadarseWale.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال:۱، سراجی: ص ر۳ (داخلہ ۱۴۳۳ھ)

(الف) عبارت بااعراب: قَالَ عُلَمَاؤُنَا (رحمه الله) تَتَعَلَّقُ بِتَرِكَةِ الْمَيِّتِ حُقُوقٌ أَرْبَعَةٌ مُرَتَّبَةٌ: اَلْأَوَّلُ يُبْدَأُ بِتَكْفِينِهِ وَ تَجْهِيزِهِ مِنْ غَيْرِ تَبْذِيرٍ وَلَا تَقْتِيرٍ، ثُمَّ تُقْضٰى دُيُوْنُهُ مِنْ جَمِيعِ مَابَقِيَ مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ تُنَفَّذُ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَابَقِىَ بَعْدَ الدَّيْنِ، ثُمَّ يُقْسَمُ الْبَاقِي بَيْنَ وَرَثَتِهِ بِالْكِتَابِ، وَالسُّنَّةِ، وَإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ.

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (ب) عبارت کی مکمل تشریح کریں اور بتائیں کہ خطاءِ قتل ہونے ہونے والے شخص کی دیت ترکہ میں شامل ہوگی یا نہیں؟ (ج) خط کشیدہ کلمات کی لغوی واصطلاحی تحقیق بیان کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: ہمارے علماءِ احناف نے فرمایا کہ میت کے چھوڑے ہوئے مال کے ساتھ ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوتے ہیں، اوّل میت کی تجہیز و تکفین سے افراط وتفریط کے بغیر ابتدا کی جائے گی، دوم: کفن دفن سے بچے ہوئے میت کے مال سے میت کے قرض ادا کیے جائیں گے، سوم: پھر قرض کی ادائیگی کے بعد مال کی تہائی سے وصیتیں نافذ کی جائیں گی، چہارم: پھر بقیہ مال میت کے وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، جن کا وارث ہونا قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ (منیۃ الراجی)

(ب) عبارت کی مکمل تشریح:

آدمی کے مرنے کے بعد اس کے ساتھ چار حقوق مرتب ہوتے ہیں:

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۱) تکفین و تجهیز: سب سے پہلے ترکہ سے میت کی تجہیز و تکفین کی جائے، جس میں نہ اسراف کیا جائے اور نہ بخیلی سے کام لیا جائے؛ بلکہ معروف طریقہ پر خرچ کیا جائے۔

(۲) اداء الدیون: کفن دفن کے بعد باقی ترکہ سے میت کا قرض ادا کیا جائے، قرضہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) اللہ کا قرض ہے، جیسے باقی زکوۃ، فدیہ، کفارہ وغیرہ (۲) بندہ کا قرض، پھر بندوں کا قرض دو طرح کا بنتا ہے، زمانہ صحت کا قرض اور موت کی بیماری کے زمانے کا قرض جس کا میت نے اقرار کیا ہے۔

(۳) وصیت: اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہے خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے تو قرض کی ادائیگی کے بعد باقی ماندہ ترکہ کی تہائی سے اس کو نافذ کیا جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۴) تقسیم ترکہ: چوتھا نمبر حق پھر باقی ماندہ ترکہ ورثاء کے درمیان حسبِ حصص شرعی تقسیم کیا جائے گا، ورثاء وہ ہیں جن کا وارث ہونا قرآن سے یا حدیث سے یا اجماع سے ثابت ہے۔

کیا خطأً قتل ہونے والے شخص کی دیت ترکہ میں شامل ہوگی یا نہیں؟ خطاءً قتل ہونے والے شخص کی دِیت ترکہ میں شامل ہوگی۔

(ج) خط کشیدہ کلمات کی لغوی و اصطلاحی تحقیق:

(۱) ترکة: میں ایک لغت تا کا فتحہ اور را کا کسرہ ہے اور دوسری لغت میں تا کا کسرہ اور را کا سکون ہے۔ ترکہ کا معنیٰ چھوڑی ہوئی چیز التركة فعلة من الترك بمعنى المتروك كالطلبة بمعنى المطلوب.

(۲) مرتبة: یعنی میت کے ترکہ سے متعلق یہ چاروں حقوق ترتیب وار واجب ہیں۔

(۳) یبدأ: اس لفظ پر اعتراض ہے کہ الأوّل کہنا کافی تھا، الأوّل کے ساتھ یبدأ کا اضافہ زائد معلوم ہوتا ہے۔ تو اس اشکال کا جواب دیا گیا کہ یہ زائد نہیں ہے؛ بلکہ مصنفؒ کا مقصد حقوقِ اربعہ میں سے پہلے حق کے پہلا ہونے کو مؤکد کرنا ہے؛

Website:MadarseWale.blogspot.com

کیوں کہ وفات کے بعد سب سے پہلے تجہیز و تکفین کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے؛ اس لیے سب سے قبل اسی سے آغاز کیا جائے گا۔

(٤) تجهیز: یہ بابِ تفعیل کا مصدر ہے مادہ "جهز" ہے بمعنیٰ تیار کرنا، مہیا کرنا اور اصطلاح میں تجہیز میں وہ تمام اُمور داخل ہیں جن کی وفات کے بعد سے دفن تک ضرورت پڑتی ہے۔ اس اعتبار سے تجہیز کے بعد تکفین کا لفظ زائد ہے؛ لیکن مصنفؒ نے شاید تکفین کے زیادہ اہم ہونے کے پیش نظر خصوصی طور پر یہ لفظ بڑھایا ہے۔

(٥) تبذیر: باب تفعیل کا مصدر ہے اس کا مادہ "بذر" ہے۔ اس مادہ میں پھیلانے، بکھیرنے اور تتر بتر کرنے کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ البــذر: چغل خور، البذر: بک بک کرنا، فضول خرچی کرنے کے مراد ہیں اور بے دریغ خرچ کرنا بھی۔ نیز تبذیر کی طرح ایک لفظ اسراف بھی ہے، دونوں مترادف ہیں؛ لیکن اصل میں تبذیر بے محل اور اسراف برمحل زیادہ خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے مناسب تھا کہ اسراف کا تذکرہ ہو؛ لیکن مصنف علیہ الرحمہ نے ترادف کی شہرت کی وجہ سے اسراف کے بجائے تبذیر کا لفظ استعمال کیا ہے۔

(٦) تـقـتیـر: یہ بھی تفعیل کا مصدر ہے اور اس کا مادہ "قتر" ہے، اس مادہ میں کمی، بخل اور تنگی کے معنیٰ پائے جاتے ہیں، اسی سے ہے: "القتور" بخیل، کنجوس اور ایسا شخص جو بال بچوں پر نان ونفقہ میں کمی کرے، یہاں تقتیر کے معنیٰ کمی کرنے، بخل کرنے کے ہیں۔

سوال: ۲، سراجی: ص/ ۷ (داخلہ ۱۴۳۲ھ)

(الف) عبارت بااعراب: اَلْمَـانِعُ مِنَ الْإِرْثِ أَرْبَعَةٌ الرِّقُّ وَافِرًا، كَانَ أَوْ نَـاقِـصًا، وَالْقَتْلُ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهٖ وُجُوْبُ الْقِصَاصِ أَوِالْكَفَّارَةِ، وَاخْتِلَافُ الدِّيْنَيْـنِ، وَ اِخْتِلَافُ الـدَّارَيْـنِ إِمَّا حَـقِيْقَةً كَالْحَرْبِيِّ وَالذِّمِّيِّ أَوْحُكْمًا كَالْمُسْتَامِنِ وَالذِّمِّيِّ.

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مانعِ ارث کی تعریف کریں

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ج) چاروں موانعِ ارث کو بالتفصیل لکھتے ہوئے بتائیں کہ قتل کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہرایک کی تعریف کرنے کے بعد بتایئے کہ کس قسم کے قتل سے قصاص اور کس قسم کے قتل سے کفارہ واجب ہوتا ہے؟ نیز پانچوں قسموں کا حکم بھی تحریر کریں (د) رق وافر اور ناقص کی مثال بھی تحریر کریں (ہ) اور والدار إنما تختلف باختلاف المنعة والملک إلخ کی تشریح بھی تحریر کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: وراثت سے روکنے والی چیزیں چار ہیں، غلامی، کامل ہو یا ناقص، اور وہ قتل جس سے قصاص یا کفارے کا وجوب متعلق ہوتا ہے، اور دینوں کا اختلاف اور (کافروں کے درمیان) دوملکوں کا اختلاف خواہ حقیقتاً ہو، جیسے حربی اور ذمی یا حکماً ہو، جیسے مستامن اور ذمی یا دو مختلف دارالحرب کے رہنے والے دو کافر۔

(ب) مانعِ ارث کی تعریف: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وارث سبب وراثت کے پائے جانے کے باوجود اپنی ذات میں کسی وصف کے پائے جانے کی وجہ سے وراثت سے محروم ہوجاتا ہے، ان اوصاف کو ''موانعِ ارث'' کہتے ہیں۔ (طرازی)

(ج) چاروں موانعِ ارث کی تفصیل:

(۱) رقیت: یعنی غلامی خواہ کسی طرح کی ہو، پس قن (عبد خالص) مکاتب، مدبر، اُمِّ ولد اور معتق البعض، میں سے کسی کو وراثت نہیں ملے گی۔

(۲) قتل: قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔

(۳) اختلافِ دین: یعنی مسلمان غیر مسلم کا اور غیر مسلم مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔

(۴) اختلافِ ملک: دوملکوں کے رہنے والے کافروں کو ایک دوسرے کی وراثت نہیں ملتی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

قتل کی قسمیں اور ہر ایک کی تعریف:

قتل کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) قتلِ عمد (۲) شبہِ عمد (۳) قتلِ خطا (۴) قتلِ شبہِ خطا (۵) قتل بالسبب۔

(۱) قتلِ عمد: اس قتل کو کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی کو دھار دار چیز سے مارنا یا ایسی چیز سے مارنا جو قتل کے لیے استعمال ہوتی ہو، جیسے بندوق، تلوار وغیرہ۔

(۲) قتلِ شبہِ عمد: اس قتل کو کہتے ہیں جس میں قاتل قصداً کسی معصوم الدم شخص کو ایسی چیز سے قتل کرے جس سے عموماً موت واقع نہ ہو، جیسے لاٹھی، کوڑا وغیرہ۔

(۳) قتلِ خطا: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) خطا فی العمل: یعنی نشانہ کا چوک جانا، کہ مارا تھا کسی شکار کو اور لگ گیا کسی انسان کو۔

(۲) خطا فی القصد: یعنی سمجھنے میں غلطی کرنا مثلاً کسی سفید پوش انسان کو خرگوش سمجھ کر قتل کر دینا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۴) قتلِ شبہِ خطا: جیسے کسی پہلو میں کوئی بچہ لیٹا ہوا ہے اس کا دب کر مر جانا، کوئی کسی اونچی جگہ سے کسی کے بدن پر گرا اور وہ مر گیا۔

(۵) قتل بالسبب: مثلاً کسی غیر کی زمین میں کنواں کھدوایا، کوئی پتھر رکھا اور کنواں کھودنے والے یا پتھر رکھنے والے کا کوئی رشتہ دار ٹکرا کر مر گیا۔

کس قسم کے قتل سے قصاص اور کس قسم کے قتل سے کفارہ واجب ہوتا ہے؟

قتلِ عمد سے قصاص واجب ہوتا ہے۔

اور قتلِ شبہِ عمد، قتلِ خطا، قتلِ شبہِ خطا سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔

پانچوں قسموں کا حکم: پہلی چاروں قسموں میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے؛ اس لیے کہ ان میں قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے؛ البتہ پانچویں قسم کہ قتل بالسبب سے وارث وراثت سے محروم نہیں ہوتا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(د)رق وافراور ناقص کی مثال:

رق وافر یعنی کامل غلامیت کی مثال: (۱) قن اور (۲) مکاتب

اور ناقص کی مثال: (۱) مدبر اور (۲) اُمِّ ولد کذا فی الحاشیہ۔

(ہ)والدار إنما تختلف باختلاف المنعة والملك إلخ کی تشریح:

جب دوملکوں کا بادشاہ اور فوج الگ الگ ہوں، تو ان دونوں کفرستان کو الگ الگ دار قرار دیا جائے گا؛ کیوں کہ اس صورت میں ایک کفرستان کی فوج دوسرے کفرستان کے کفار وفوج کا محافظ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کی محافظت اُٹھ جائے گی۔اور اختلافِ دار ہونا اسی محافظت کے اُٹھ جانے پر دال ہے۔

سوال:۳،سراجی:ص/۹ (داخلہ ۱۴۳۰ھ)

(الف)عبارت بااعراب: أَمَّا الْأَبُ فَلَهُ أَحْوَالٌ ثَلَاثٌ: اَلْفَرْضُ الْمُطْلَقُ وَهُوَ السُّدُسُ وَذٰلِكَ مَعَ الْاِبْنِ أَوْابْنِ الْاِبْنِ وَاِنْ سَفُلَ، وَالْفَرْضُ وَالتَّعْصِيْبُ مَعًا وَذٰلِكَ مَعَ الْإِبْنَةِ أَوْ إِبْنَةِ الْإِبْنِ وَإِنْ سَفِلَتْ، وَالتَّعْصِيْبُ الْمَحْضُ وَذٰلِكَ عِنْدَ عَدَمِ الْوَلَدِ وَوَلَدِ الْإِبْنِ وَإِنْ سَفِلَ.

(الف)عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب)اور باپ کی تینوں حالتوں کی مع امثلہ وضاحت کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

الجواب

(الف)ترجمہ: رہا باپ تو اس کی تین حالتیں ہیں: مطلق مقررہ حصہ، اور وہ سدس ہے، اور وہ لڑکے یا پوتے کے ساتھ ہے، چاہے (پوتا رشتہ میں) نیچے ہو، اور مقررہ حصہ (سدس) اور عصبہ بھی اور وہ لڑکی یا پوتی کے ساتھ ہے، چاہے (رشتہ میں) نیچے تک ہو، اور عصبہ محض اور وہ لڑکے لڑکی اور پوتے پوتی اگرچہ (رشتہ میں) نیچے ہوں، کے نہ ہونے کی صورت میں ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب)باپ کی تینوں حالتوں کی مع مثال توضیح:

أمثلة أحوال الأب وهي ثلاثة:

(١)السدس مع الإبن أو إبن الإبن وإن سفل:

مسئلہ:٦

میت

ابن	اب
عصبہ	سدس
٥	١

(٢)السدس مع التعصيب مع الابنة أوابنة الابن وإن سفلت:

مسئلہ:٦

میت

بنت	اب
نصف	سدس مع التعصیب
٣	٣

(٣)التعصيب المحض عند عدمهم:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:٣

میت

ام	اب
ثلث	عصبہ
١	٢

سوال:٤،سراجی:ص/١٠ (داخلہ١٤٢٩ھ)

(الف)عبارت بااعراب: وَأَمَّـا لِأَوْلَادِ الْأُمِّ فَـأَحْـوَالٌ ثَـلٰـثٌ اَلسُّدُسُ لِلْـوَاحِـدِ، وَالثُّـلُـثُ لِلْاِثْـنَـيْـنِ فَـصَـاعِـدًا ذُكُـوْرُهُمْ وَإِنَاثُهُمْ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِـحْـقَاقِ سَوَاءٌ، وَيَسْقُطُوْنَ بِالْوَلَدِ وَوَلَدِ الْاِبْنِ وَإِنْ سَفُلَ، وَبِالْأَبِ وَالْجَدِّ بِالْاِتِّفَاقِ.

Website:MadarseWale.blogspot.com

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) اولادِ اُم کی تینوں حالتوں کی وضاحت کریں اور ذکورھم و اناثھم کا مطلب تحریر کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: بہرحال اولادِ اُم یعنی اخیافی بھائی بہن کے واسطے تین حالتیں ہیں، ایک اخیافی بھائی یا بہن کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملتا ہے، دو اخیافی بھائی بہن اور دو سے زیادہ اخیافی بھائی بہن کو ترکہ کی تہائی ملتی ہے، اخیافی بھائی اور اخیافی بہن تقسیم فرائض میں اور فرائض کا حقدار ہونے میں برابر ہیں۔ تین، میت کی اولاد یا میت کے بیٹے کی اولاد زندہ رہنے کی صورت میں اور میت کا باپ یا دادا زندہ رہنے کی صورت میں اخیافی بھائی اور بہن بالاتفاق ساقط ہو جاتے ہیں۔

(ب) اولادِ اُم کی تینوں حالتوں کی وضاحت:

ماں شریک بھائی بہن کو ''اولادِ اُم'' اور اخیافی بھائی بہن کہتے ہیں، ان کی تین حالتیں ہیں:

(۱)۔ ایک اخیافی بھائی یا اخیافی بہن ہو تو اس کو سدس ملے گا۔

مسئلہ: ٦

میتہ

عم	اخ لام
عصبہ	سدس
۵	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ: ٦

میتہ

عم	اخت لام
عصبہ	سدس
۵	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲)-ایک سے زیادہ اخیافی بھائی بہن ہوں تو ان کو ثلث ملے گا۔ یہاں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ اخیافی بھائی بہنوں کو جو ترکہ ملتا ہے وہ ان کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوگا یعنی جتنا ایک اخیافی بھائی کو دیا جائے گا، اتنا ہی ایک اخیافی بہن کو بھی دیا جائے گا، بھائی کو بہن سے دوگنا نہیں دیا جائے گا۔

مسئلہ:۳

میت

عم	۴/اخت لام
عصبہ	سدس
۲	۱

مسئلہ:۳

میت

عم	۳/اخ لام	۲/اخت لام
	عصبہ	ثلث
	۲	۱

(۳)-اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک ہو، یا میت کا باپ دادا اوپر تک ہو تو اخیافی بھائی بہن ساقط ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ:۱

میت

ابن	اخت لام
عصبہ	ساقط
۱	×

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:۲

میت

عم	بنت الابن	اخ لام
عصبہ	نصف	ساقط
۱	۱	×

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ: ا

میت

اخ لام	اخ لام	اب
ساقط	ساقط	عصبہ
×	×	ا

ذکورھم و اناثھم کا مطلب: اِس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ماں شریک بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو یہ سب (مذکر و مؤنث کی تفریق کے بغیر) ترکہ کے تہائی حصہ میں برابر کے شریک ہوں گے، یعنی دوسرے شرکاء کے مانند مؤنث اور مذکر میں فرق نہیں ہوگا، تہائی حصہ میں برابر ہوگا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ﴾.

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

سوال: ۵، سراجی: ص ۱۲/ (داخلہ ۱۴۳۸ھ)

(الف) عبارت با اعراب: أَمَّا لِبَنَاتِ الصُّلْبِ فَأَحْوَالٌ ثَلَاثٌ: اَلنِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ، وَالثُّلُثَانِ لِلِاثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً، وَ مَعَ الْإِبْنِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَهُوَ يُعَصِّبُهُنَّ وَبَنَاتُ الْإِبْنِ كَبَنَاتِ الصُّلْبِ، وَلَهُنَّ أَحْوَالٌ سِتٌّ، اَلنِّصْفُ لِلْوَاحِدَةِ وَالثُّلُثَانِ لِلِاثْنَتَيْنِ فَصَاعِدَةً عِنْدَ عَدَمِ بَنَاتِ الصُّلْبِ، وَلَهُنَّ السُّدُسُ مَعَ الْوَاحِدَةِ الصُّلْبِيَّةِ تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) جس کی جتنی حالتیں عبارت میں مذکور ہیں ان کی مع مثال وضاحت کریں (ج) اور مطلب بیان کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: اور بہر حال میت کی بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں: (۱) ایک بیٹی کے لیے ترکہ کا نصف ہے (۲) دو اور زیادہ بیٹیوں کے لیے ترکہ کا دو تہائی ہے (۳) بیٹے

Website:MadarseWale.blogspot.com

کے ساتھ مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصے کا برابر ہے اور بیٹا بیٹیوں کو عصبہ بنا دیتا ہے۔ اور میت کی پوتیاں میت کی بیٹیوں کے مانند ہیں اور پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں: (۱) ایک پوتی کے لیے ترکہ کا نصف ہے (۲) دو پوتیاں اور زیادہ کے لیے ترکہ کا دو تہائی ہے، بیٹیاں نہ ہونے کی صورت میں (۳) ایک بیٹی کے ساتھ پوتیوں کے لیے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے دو تہائی کو پورا کرنے کے لیے۔

(ب) عبارت میں مذکور تمام حالتوں کو مع مثال درج ذیل ملاحظہ فرمائیں:

امثلة بنات الصّلب وهي ثلاثة: بیٹیوں کی تین حالتوں کی مثال:

(۱) النصف للواحدة:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ: ۲

میت

بنت	عم
نصف	عصبہ
۱	۱

(۲) الثلثان للإثنتين فصاعدة:

مسئلہ: ۳

میت

۲/ بنت	عم
ثلثان،	عصبہ
۲	۱

(۳) مع الإبن للذكر مثل حظّ الأنثيين:

مسئلہ: ۳

میت

بنت	ابن
عصبہ	عصبہ
۱	۲

أمثلة بنات الإبن وهي ستة: پوتیوں کی چھ حالتوں کی مثال:

Website:MadarseWale.blogspot.com

(١) النصف للواحدة:

مسئلہ:۲

میت

بنت الابن	عم
نصف	عصبہ
۱	۱

(٢) الثلثان للإثنتين فصاعدة:

مسئلہ:۳

میت

۲/بنت الابن	عم
ثلثان	عصبہ
۲	۱

(٣) السدس مع الواحدة الصلبية:

مسئلہ:٦

میت

بنت الابن	بنت	اخ
سدس	نصف	سدس وعصبہ
۱	۳	۱+۱=۲

(۴) المحروم مع الصلبيتين:

مسئلہ:۳

میت

بنت الابن	بنتان	اخ
محروم	ثلثان	عصبہ
	۲	۱

(۵) العصبة مع إبن الإبن:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:۳

میت

بنت الابن	ابن الابن
عصبہ بالغیر	عصبہ بنفسہ
۱	۲

Website:MadarseWale.blogspot.com

(٦) السقوط مع الابن:

مسئلہ:۱

میت

بنت الابن	ابن
ساقط	۱

(ج) مطلب:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

پوتیوں کی چھ حالتوں میں سے پہلی، دوسری، اور پانچوی حالت بیٹیوں کے احوال کے مانند ہے، صرف تیسری، چوتھی اور چھٹی حالت پوتیوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

وجہ حصر: پوتیوں کی چھ(٦) حالتیں ہیں: میت کا بیٹا ہوگا یا نہیں؟ اگر ہے تو پوتے پوتیاں ساقط ہوں گی اور اگر بیٹا نہیں چھوڑا تو دیکھیں گے بیٹی چھوڑی ہے یا نہیں؟ اگر چھوڑی ہے تو ایک ہے یا متعدد؟ اگر ایک ہے تو پوتیوں کو سدس ملے گا ''تکملۃ للثلثین'' اور متعدد ہیں تو پوتیاں ساقط ہوں گی اور اگر میت نے بیٹے بیٹیاں نہیں چھوڑیں تو دیکھیں گے کہ برابر کا پوتا چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر چھوڑا ہے تو پوتیاں عصبہ بالغیر ہوں گی اور پوتا نہیں ہے تو دیکھیں گے کہ پوتی ایک ہے یا متعدد؟ اگر ایک ہے تو اس کو نصف ملے گا اور متعدد ہیں تو ان کو ثلثان ملے گا۔

سوال:٦، سراجی: ص/١٧ (داخلہ ١٤٣١ھ)

(الف) عبارت بااعراب: أَمَّا لِلْأُمِّ فَأَحْوَالٌ ثَلٰثٌ، اَلسُّدُسُ مَعَ الْوَلَدِ أَوْ وَلَدِ الْإِبْنِ وَإِنْ سَفِلَ أَوْ مَعَ الْإِثْنَيْنِ مِنَ الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ فَصَاعِدًا مِن أَيِّ جِهَةٍ كَانَا، وَثُلُثُ الْكُلِّ عِنْدَ عَدَمِ هٰؤُلَاءِ الْمَذْكُوْرِيْنَ؛ وَثُلُثُ مَابَقِي بَعْدَ فَرْضِ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَذٰلِكَ فِي الْمَسْئَلَتَيْنِ: زَوْجٌ، وَ أَبَوَيْنِ، وَزَوْجَةٌ، وَأَبَوَيْنِ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) عبارت کی روشنی میں ماں

Website:MadarseWale.blogspot.com

کے تینوں احوال نمبروار تحریر کریں (ج) پھر عبارت کے آخر میں مذکورہ دونوں مسئلوں کی تصحیح کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: بہرحال ماں، اس کی تین حالتیں ہیں، سدس ہے اولاد کے ساتھ یا بیٹے کی اولاد کے ساتھ، چاہیے کہ رشتہ میں نیچے ہو جائے، یا دو یا زیادہ بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ، خواہ وہ دونوں کسی جہت کے ہوں اور پورے مال کی تہائی ہے ان مذکور ورثاء کے نہ ہونے کی صورت میں اور میاں بیوی میں سے ایک کا حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے مال کا ثلث ہے، اور یہ دو مسئلہ میں ہے۔ زوج، ابوین، زوجۃ، وابوین۔

(ب) عبارت کی روشنی میں ماں کے تینوں احوال کو مثال کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں:

أمثلة أحوال الأم وهي ثلاثة:

(١) السدس مع الولد أو ولد الإبن وإن سفل، أو مع الأثنين من الإخوة الاخوات:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ: ٦

میت

ابن	ام
عصبہ	سدس
٥	١

(٢) ثلث الكل عند عدمهم:

مسئلہ: ٣

میت

اب	ام
عصبہ	ثلث کل
٢	١

Website:MadarseWale.blogspot.com

(٣)ثلث مابقي من أحد الزوجين:

مسئلہ:٦

میت

زوج	ام	اب
نصف	ثلث ماباقی	عصبہ
٣	١	٢

(ج) عبارت کے آخر میں مذکورہ دونوں مسئلوں کی تصحیح:

مسئلہ:٦

میت

زوج	ام	اب
نصف	ثلث باقی	عصبہ
٣	١	٢

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:١٢

میت

زوجہ	ام	اب
ربع	ثلث الکل	عصبہ
٣	٣	٦

سوال:٧، سراجی: ص/٢١ (داخلہ ١٤٢٩ھ)

(الف) عبارت بااعراب: أَمَّا الْعَصَبَةُ بِنَفْسِهٖ فَكُلُّ ذَكَرٍ لَاتَدْخُلُ فِي نِسْبَتِهٖ إِلَى الْمَيِّتِ أُنْثٰى، وَهُمْ اَرْبَعَةُ أَصْنَافٍ، جُزْءُ الْمَيِّتِ وَأَصْلُهٗ، وَجُزْءُ أَبِيْهِ، وَجُزْءُ جَدِّهٖ، الْأَقْرَبُ فَالْأَقْرَبُ، يُرَجَّحُوْنَ بِقُرْبِ الدَّرَجَةِ.

(الف) عبارت پر اعراب لگاکر ترجمہ کریں (ب) عصبہ بنفسہٖ کی تعریف اوراس کی چاروں قسموں کی وضاحت کریں اورالاقرب فالاقرب الخ کا مطلب تحریر کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ. بہرحال عصبہ بنفسہٖ تو وہ ہر وہ مذکر ہے، جس کے میت سے رشتہ

Website:MadarseWale.blogspot.com

جوڑنے میں کوئی مؤنث واسطہ نہ بنے اور عصبہ بنفسہ چار قسم کے ہوتے ہیں، میت کے فروع اور میت کی اصل اور میت کے باپ کی فروع اور میت کے دادا کی فروع قریب تر رشتہ دار پھر (اس سے) قریب تر یعنی عصبہ قریب درجہ سے ترجیح دی جاتی ہیں۔

(ب) عصبہ بنفسہ کی تعریف:

"كل ذكر لاتدخل في نسبته إلى الميت انثى" یعنی اس سے مراد ہر وہ مذکر ہے جس کے ساتھ میت کا رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ آتا ہو، مثلاً بیٹا پوتا وغیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی چاروں قسموں کی وضاحت: عصبہ بنفسہ کی بالترتیب چار قسمیں ہیں:

(۱) جزء میت: یعنی میت کی مذکر اولاد نیچے تک، جیسے بیٹا پوتا وغیرہ۔

(۲) اصل میت: یعنی میت کی مذکر اصل، جیسے باپ دادا وغیرہ۔

(۳) جزء ابیہ: یعنی میت کے باپ کی مذکر اولاد، جیسے بھائی بھتیجے وغیرہ نیچے تک۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۴) جزء جدہ: یعنی میت کے دادا کی مذکر اولاد، جیسے چچا چچازاد بھائی وغیرہ۔

الاقرب فالاقرب الخ کا مطلب: یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہو جائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا، اور دُور والے ساقط ہو جائیں گے۔ مثلاً: (۱) میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط۔

(۲) باپ اور دادا میں باپ عصبہ ہوگا اور دادا ساقط اور دادا کی موجودگی میں پردادا ساقط ہوگا۔

(۳) بھائی اور بھتیجے میں بھائی عصبہ ہوگا اور بھتیجا ساقط۔

(۴) چچا اور چچا کے لڑکوں میں چچا عصبہ ہوگا، اور چچا کے لڑکے ساقط۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال: ۸، سراجی: ص/ ۲۶ (داخلہ ۱۴۲۹ھ)

الحجب علیٰ نوعین.................. وحجب حرمان.

(الف) حجب کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ تحریر کریں، نیز حجبِ حرمان اور نقصان کی اصطلاحی تعریف کریں۔ (ب) عبارت میں مذکورہ پانچ افراد کو کس صورت میں حجبِ نقصان کا سامنا ہوتا ہے؟ (ج) بارہ اصحاب الفرائض میں سے کس کو کس کی وجہ سے حجبِ حرمان کا سامنا ہوتا ہے؟ (د) محروم اور محجوب کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس کو بھی ذکر کریں؟

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

الجواب

(الف) حجب کے لغوی: روکنا، اسی سے حاجب بمعنیٰ دربان اور حجاب بمعنیٰ پردہ آتا ہے۔

اصطلاحی معنیٰ: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے کل یا بعض سہام سے محروم ہونا۔

حجبِ حرمان اور نقصان کی اصطلاحی تعریف:

حجبِ حرمان کی تعریف: کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی میں وراثت سے بالکل محروم ہو جانا۔

حجبِ نقصان کی تعریف: کسی وارث کا کسی دوسرے وارث کی وجہ سے زیادہ حصہ کے بجائے کم حصہ ملنا۔

مطلب: کسی وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے زیادہ حصہ پانے کی وجہ سے کم حصہ پانا اور حجب نقصان کے ورثاء یعنی جن کا حصہ دوسرے کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے، وہ پانچ قسم پر ہے، شوہر، بیوی، ماں، پوتی، علاتی بہن۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب) مذکورہ پانچ افراد کو جس صورت میں حجب نقصان کا سامنا ہوتا ہے:

(۱) شوہر کو بیوی کی اولاد کی موجودگی میں نصف کے بجائے ربع ملتا ہے۔

(۲) بیوی کو شوہر کی اولاد کی موجودگی میں ربع کے بجائے ثمن ملتا ہے۔

(۳) ماں کو میت کی اولاد یا متعدد بھائی بہنوں کی موجودگی میں ثلث کے بجائے سدس ملتا ہے۔

(۴) پوتی کو میت کی ایک صلبی لڑکی کی موجودگی میں نصف کے بجائے سدس ملتا ہے۔

(۵) علاتی بہن کو ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں نصف کے بجائے سدس ملتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(ج) بارہ اصحاب الفروض میں سے کس کو کس کی وجہ سے حجب حرمان کا سامنا ہوتا ہے؟

(۱) **دادا:** باپ کے ذریعہ ساقط ہوجاتا ہے۔

(۲) **اخیافی بھائی اور بہن:** میت کی اولاد یا میت کے بیٹے کی اولاد یا باپ اور دادا کے ذریعہ ساقط ہوجاتا ہے۔

(۳) **پوتیاں:** میت کے بیٹے کے ذریعہ تمام پوتیاں ساقط ہوتی ہیں۔

(۴) **حقیقی بہن:** میت کا بیٹا اور بیٹے کا بیٹا اگر چہ (رشتہ میں) نیچے ہو، اور باپ دادا کے ذریعہ ساقط ہوجاتی ہیں۔

(۵) **علاتی بہن:** حقیقی بھائی اور بہن سے بھی جب وہ عصبہ ہو اور میت کا بیٹا اگر چہ رشتہ میں نیچے ہو، اور بالاتفاق میت کے باپ کے ذریعہ ساقط ہوجاتے ہیں، اور امام اعظمؒ کے نزدیک میت کے دادا کے ذریعہ بھی ساقط ہوجاتے ہیں۔

(۶) **جدہ:** ماں کے ذریعہ کل جدات ساقط ہوجاتی ہیں، اور باپ کی طرف سے دادیاں باپ کی وجہ سے ساقط ہوجاتی ہیں، اور باپ کی ماں اور نانی وغیرہ کے علاوہ دیگر دادیاں دادا کی وجہ سے ساقط ہوجاتی ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(د) محروم اور محجوب کے درمیان فرق:

محروم: وہ شخص ہے جو موانعِ ارث میں سے کسی مانع کے پائے جانے کی وجہ سے محروم ہو گیا ہو۔ جیسے: کفر اور قتل۔

محجوب: وہ شخص ہے جو کسی دوسرے وارث کے موجود ہونے کی وجہ سے میراث پانے سے محروم ہو گیا ہو، مثلاً ماں کی وجہ سے دادی کا محجوب ہونا۔

(فائدہ): مذکورہ بالا فرق اصطلاحی ہے، ورنہ لغۃً دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، دونوں کا ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا رہتا ہے۔

سوال: ۹، سراجی (داخلہ ۱۴۲۹ھ)

درج ذیل دونوں مسئلوں کی تصحیح کریں۔

الجواب

درج ذیل دونوں مسئلوں کی تصحیح:

مسئلہ: ۶، ت/۳۰ مضروب ۵

میت

اب	ام	۵/بنات
سدس	سدس	ثلثان
۱/۵	۱/۵	۴/۲۰

مسئلہ: ۶، ع/۷، ت/۳۵ مضروب ۵

میت

زوج	۵/اخت لاب وام
نصف	ثلثان
۳/۱۵	۴/۲۰

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال: ۱۰، سراجی: ص/۳۰ (داخلہ ۱۴۳۷ھ)

اَلْعَوْلُ أَنْ يُزَادَ عَلَى الْمَخْرَجِ شَيْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ ٥.

(الف) عول کی تعریف کرنے کے بعد بتایئے کہ مخارج کل کتنے ہیں؟ ان میں سے کن کن مخارج میں عول آتا ہے اور کہاں تک ہوتا ہے؟ (ب) مع امثلہ تحریر کریں (ج) ایک عورت کا انتقال ہوا، پسماندگان میں شوہر، دو حقیقی بہنیں اور دو اخیافی بہنیں ہیں، ان کے درمیان میراث بطریق عول تقسیم کریں۔

الجواب

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(الف) عول کی تعریف:

عول کی لغوی تعریف: ''عول'' من باب (ن) بمعنیٰ زیادتی کرنا اور غلبہ کرنا۔

عول کی اصطلاحی تعریف: اگر ایسا ہو جائے کہ قواعد کے مطابق مخرج متعین کرنے کے بعد باوجود ورثہ کے سہام مخرج سے بڑھ جائیں، تو اس وقت مخرج میں کچھ زیادتی کی جاتی ہے، اس زیادتی کو عول کہتے ہیں۔

تعریفِ ثانی: مخرج سے حصوں کے بڑھ جانے کی صورت میں اجزاء میں اضافہ کرنا۔

مخارج کتنے ہیں؟ ان میں سے کن کن مخارج میں عول آتا ہے اور کہاں تک ہوتا ہے؟

کل مخارج سات ہیں: ۲، ۳، ۴، ۶، ۸، ۱۲، ۲۴

ان میں سے چار مخارج کا عول نہیں آتا ہے، اور وہ چار یہ ہیں: ۲، ۳، ۴، ۸، اور باقی تین مخارج کا عول آتا ہے، وہ یہ ہیں: ۶، ۱۲، ۲۴، اور چھ کا عول ۷، ۸، ۹، اور ۱۰، آتا ہے یعنی طاق اور جفت دونوں آتا ہے، بارہ کا عول ۱۳، ۱۷، آتا ہے یعنی طاق ہی آتا ہے نہ کہ جفت اور چوبیس کا عول صرف ۲۷ آتا ہے، اور عبداللہ بن مسعودؓ کے مسلک میں چوبیس کا عول ۳۱، بھی آتا ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب)مثالیں:

چھ سے دس تک عول کی مثالیں:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:٦ ر ع ٧

میت

زوج	اخت لاب وام	اخت لام
نصف	نصف	سدس
٣	٣	١

مسئلہ:٦ ر ع ٨

میت

زوج	٢ر اخت لاب وام	ام
نصف	ثلثان	سدس
٣	٤	١

مسئلہ:٦ ر ع ٩

میت

زوج	٢ر اخت لاب وام	٢ر اخت لام
نصف	ثلثان	ثلث
٣	٤	٢

مسئلہ:٦ ر ع ١٠

میت

زوج	٢ر اخت لاب وام	٢ر اخت لام	ام
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
٣	٤	٢	١

بارہ سے سترہ تک عول کی مثالیں:

مسئلہ:١٢ ر ع ١٣

میت

زوجہ	٢ر اخت لاب وام	اخت لام
ربع	ثلثان	سدس
٣	٨	٢

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ:۱۲ ع ۱۵

میت

۲/اخت لام	۲/اخت لاب وام	زوجہ
ثلث	ثلثان	ربع
۴	۸	۳

مسئلہ:۱۲ ع ۱۷

میت

ام	۲/اخت لام	۲/اخت لاب وام	زوجہ
سدس	ثلث	ثلثان	ربع
۲	۴	۸	۳

جمہور کے نزدیک چوبیس کا عول صرف ستائیس آتا ہے، یہ مسئلہ، مسئلہ منبریہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ:۲۴ ع ۲۷

میت

ام	اب	۲/بنت	زوجہ
سدس	سدس	ثلثان	ثمن
۴	۴	۱۶	۳

ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک چوبیس کا عول اکتیس بھی آتا ہے:

مسئلہ:۲۴ ع ۳۱

میت

۲/اخت لام	۲/اخت لاب وام	ام	ابن کافر یا قاتل	زوجہ
ثلث	ثلثان	سدس	محروم	ثمن
۸	۱۶	۴	×	۳

(ج) ایک عورت کا انتقال ہوا، پسماندگان میں شوہر، دو حقیقی بہنیں اور دو اخیافی بہنیں ہیں، ان کے درمیان میراث بطریق عول تقسیم:

مسئلہ:۱۲ ع ۱۷

میت

اخت لام	۲/اخت لاب وام	زوج
سدس	ثلثان	نصف
۱	۴	۳

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال:۱۱، سراجی: ص/۳۲ (داخلہ ۱۴۳۵ھ)

(الف) عبارت بااعراب: وَ أَمَّا أَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ، فَإِنَّهُمَا تَعُوْلُ إِلٰى سَبْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ عَوْلًا وَاحِدًا كَمَا فِي الْمَسْئَلَةِ الْمِنْبَرِيَّةِ، وَهِيَ إِمْرَأَةٌ وَ بِنْتَانِ وَ أَبَوَانِ، وَلَايُزَادُ عَلٰى هٰذَا إِلَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَإِنَّ عِنْدَهٗ تَعُوْلُ إِلٰى أَحَدٍ وَّثَلَاثِيْنَ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر قاعدہ کی وضاحت کیجیے (ب) اور مسئلہ منبریہ کی تصحیح کے بعد بتائیے کہ مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

الجواب

قاعدہ کی وضاحت: جس مسئلہ میں ثمن، ثلثان، اور دو سدس جمع ہو جائیے، تو یہ مسئلہ چوبیس سے ہوگا، اور اس کا عول صرف ۲۷ / آتا ہے، اور عبداللہ بن مسعودؓ کے مسلک میں چوبیس کا عول ۳۱ / بھی آتا ہے، اس کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں۔

(ب) مسئلہ منبریہ کی تصحیح جمہور کے مسلک کے مطابق:

مسئلہ منبریہ کی مثال:

مسئلہ: ۲۴، ع / ۲۷

میت

ام	زوجہ	بنتان	اب
سدس	ثمن	ثلثان	سدس
۴	۳	۱۶	۴

اور حضرت ابن مسعودؓ کے نزدیک ۲۴ / کا عول ۳۱ / بھی آتا ہے، اس کی تصحیح درج ذیل ملاحظہ فرمائیں:

مسئلہ: ۲۴، ع / ۳۱

میت

زوجہ	ابن کافر یا قاتل	ام	۲ / اخت لاب ولام	۲ / اخت لام
ثمن	محروم	سدس	ثلثان	ثلث
۳	×	۴	۱۶	۸

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ منبریہ کی وجہ تسمیہ:

وجہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت علیؓ کوفہ کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران آپ سے مسئلہ مذکورہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضرت علیؓ نے اسی حال میں (یعنی منبر پر رہتے ہوئے) جواب دے دیا؛ اس لیے اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں، كذا في حاشية الكتاب۔

سوال: ۱۲، سراجی: ص/۳۵ (داخلہ ۱۴۳۷ھ)

(الف) عبارت بااعراب: وَالثَّانِي إِنْ انْكَسَرَ عَلٰى طَائِفَةٍ وَاحِدَةٍ وَلٰكِنْ بَيْنَ سِهَامِهِمْ وَرُؤُوْسِهِمْ مُوَافَقَةٌ، فَيُضْرَبُ وَفْقُ عَدَدِ رُؤُوْسِ مَنْ انْكَسَرَتْ عَلَيْهِمُ السِّهَامُ فِيْ أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ وَعَوْلِهَا إِنْ كَانَتْ عَائِلَةً كَأَبَوَيْنِ وَعَشْرِ بَنَاتٍ أَوْزَوْجٍ وَ أَبَوَيْنِ وَسِتِّ بَنَاتٍ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) تصحیح کے مذکورہ قاعدہ کی وضاحت کرنے کے بعد ہر دو مثالوں کی تصحیح کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: اور دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر حصے کسی ایک فریق پر منکسر ہوں؛ لیکن اسی فریق کے حصے اور ان کے رؤوس کے مابین نسبت توافق ہو تو جس فریق پر حصہ منکسر ہو اور ان کے عددِ رؤوس کے وفق کو اصل مسئلہ میں اور اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول میں ضرب دیا جائے گا، جیسے والدین اور دس بیٹیاں ہیں، یا شوہر اور والدین اور چھ بیٹیاں ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب) تصحیح کے مذکورہ قاعدہ کی وضاحت اور ہر دو مثالوں کی تصحیح:

مسئلہ: ۶/ت/۳۰ مضروب/۵

میت

۱۰/بنات	ام	اب
ثلثان	سدس	سدس
$\frac{4}{20}$	$\frac{1}{5}$	$\frac{1}{5}$

وضاحت: نقشۂ مذکور میں تم دیکھتے ہو کہ دس بیٹیوں کا حصہ چار ہے، اور یہ چار دس پر بلا کسر منقسم نہ ہوگا، اور اسی چار اور دس دونوں کو دوگنا کر دیتا ہے؛ لہٰذا دونوں میں توافق بالنصف ہے اور دس کا وفق پانچ ہے، پس اسی پانچ کو چھ میں ضرب دینے کے بعد تیس ہوا پھر اسی پانچ سے حصوں کو بڑھایا گیا ہے۔

مسئلہ: ۱۲/ع/۱۵، ت/۴۵ مضروب/۳

میت

۶/بنات	ام	اب	زوج
ثلثان	سدس	سدس	ربع
$\frac{8}{24}$	$\frac{2}{6}$	$\frac{2}{6}$	$\frac{3}{9}$

وضاحت: مذکورہ بالا صورت میں زوجہ کا حصہ ربع ہے اور والدین سے ہر ایک کا حصہ سدس ہے، اور بنات کے حصے ثلثان ہیں؛ لہٰذا مسئلہ بارہ سے شروع ہو کر پندرہ کی طرف عول ہوا ہے، اور چھ بنات پر اس کا حصہ آٹھ منکسر ہے؛ لہٰذا چھ کا وفق تین کو پندرہ میں ضرب دینے کے بعد ۴۵/ہوا، اور زوج کا ۹ اور والدین سے ہر ایک کا حصہ چھ اور بنات کا حصہ ۲۴/ہو گیا ہے۔

سوال: ۱۳، سراجی: ص/۳۷ (داخلہ ۱۴۳۰ھ)

(الف) عبارت بااعراب: وَالرَّابِعُ أَنْ تَكُونَ الْأَعْدَادُ مُتَبَايِنَةً لَا يُوَافِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَالْحُكْمُ فِيهَا أَنْ يُضْرَبَ أَحَدُ الْأَعْدَادِ فِي جَمِيعِ الثَّانِي،

Website:MadarseWale.blogspot.com

ثُمَّ مَابَلَغَ فِي جَمِيعِ الثَّالِثِ، ثُمَّ مَابَلَغَ فِي جَمِيعِ الرَّابِعِ، ثُمَّ مَااجْتَمَعَ فِي أَصْلِ الْمَسْئَلَةِ كَامْرَأَتَيْنِ وَسِتِّ جَدَّاتٍ وَعَشْرِ بَنَاتٍ وَسَبْعَةِ أَعْمَامٍ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) تصحیح کے مذکورہ قاعدہ کی مع مثال وضاحت کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: اور چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ جن فریقوں پر حصہ منکسر ہوا، ان کے عددوں کے مابین تباین ہو یعنی بعض کا بعض کے موافق نہ ہو تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ایک فریق کے عدد کو دوسرے فریق کے کل عدد میں ضرب دیا جائے، پھر حاصلِ ضرب کو تیسرے فریق کے کل عدد میں ضرب دیا جائے، پھر حاصلِ ضرب کو چوتھے فریق کے کل عدد میں ضرب دیا جائے، پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے، جیسے دو بیویاں، چھ دادیاں اور سات چچا زندہ رہنے کی صورت ہے۔

(ب) تصحیح کے مذکورہ قاعدہ کی مع مثال وضاحت:

وضاحت: اگر کئی جماعتوں پر کسر واقع ہو اور ہر ایک کے عدد رؤس میں تباین کی نسبت ہو تو ایک عدد کو دوسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، پھر حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے گا، پھر حاصلِ ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیا جائے، پھر حاصلِ ضرب کو چوتھے عدد میں ضرب دیا جائے گا، پھر جو حاصل ضرب ہو اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیا جائے گا، تو اس طرح مسئلہ کی تصحیح ہوگی۔

مسئلہ: ۲۴، ت/۴۳۲۰ مضروب ۱۸۰

میت

۴/زوجات	۱۸/بنات	۱۰/جدہ	۶/اعمام
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
۳	۱۶	۴	۱
۵۴۰	۲۸۸۰	۷۲۰	۱۸۰

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال:۱۴،سراجی:ص۴۲/ (داخلہ۱۴۳۸ھ)

(الف) عبارت بااعراب: مَنْ صَالَحَ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ التَّرِکَةِ فَاطْرَحْ سِهَامَهٗ مِنَ التَّصْحِيْحِ، ثُمَّ اقْسِمْ مَابَقِيَ مِنَ التَّرِكَةِ عَلٰى سِهَامِ الْبَاقِيْنَ كَزَوْجٍ وَ أُمٍّ وَ عَمٍّ، فَصَالَحَ الزَّوْجُ عَلٰى مَافِيْ ذِمَّتِهٖ مِنَ الْمَهْرِ، وَخَرَجَ مِنَ الْبَيْنِ فَتُقْسَمُ بَاقِي التَّرِكَةِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْعَمِّ أَثْلَاثًا بِقَدْرِ سِهَامِهِمَا سَهْمَانِ لِلْأُمِّ وَسَهْمٌ لِلْعَمِّ أَوْزَوْجَةٍ وَ أَرْبَعَةِ بَنِيْنَ، فَصَالَحَ أَحَدُ الْبَنِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ، وَخَرَجَ مِنَ الْبَيْنِ فَيُقْسَمُ بَاقِي التَّرِكَةِ عَلٰى خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ سَهْمًا.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) تخارج کی لغوی، واصطلاحی تعریف؛ نیز تخارج کے لیے کیا شرائط ہیں ان کو بھی تحریر کریں (ج) صورتِ مسئلہ کی وضاحت کر کے مذکورہ دونوں مسئلوں کی تخریج وتصحیح کریں (د) اور بتائیں کہ اس طرح تقسیم کرنے کو فرائض کی اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

الجواب

(الف) ترجمہ: میت کے ترکہ سے شی معلوم لے کر جس وارث نے مصالحت کر لی ہے اس کے سہام کو تصحیح سے ساقط کر دو پھر باقی وارثین کے حصوں پر مابقی ترکہ کو تقسیم کر دو۔ جیسے میت کا زوج، ماں اور چچا، پس زوج اپنے ذمہ کے مہر پر مصالحت کر لے (کہ وہ اپنے ذمہ کے مہر نہیں ادا کرے گا اور زوجہ کے دوسرے ترکہ سے بھی کچھ نہ لے گا) یہ کہہ کر وہ بیچ سے نکل جاوے تو ماں اور چچا میں باقی ترکہ کو تین حصہ کر کے تقسیم کر دے۔ دونوں کے حصہ کی مقدار کے ساتھ دو حصے ماں کے لیے اور ایک حصہ چچا کے لیے، یا میت کی بیوی اور چار بیٹے زندہ رہے، پس ایک بیٹا کسی شیٔ پر مصالحت کر کے بیچ سے نکل جاوے تو باقی ترکہ کو پچیس حصوں پر تقسیم کیا جاوے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ب) تخارج کی لغوی، واصطلاحی تعریف:

تخارج: باب تفاعل سے نکلنے کے معنیٰ میں ہے، تخارج الشرکاء آپس میں تقسیم کرنا۔

اور اصطلاحِ فرائض میں ایک یا چند وارثوں کا ترکہ میں سے باہمی رضامندی سے کوئی معین چیز لے کر باقی ترکہ سے دست بردار ہوجانے کو کہتے ہیں۔ "تصالح الورثة علی اخراج بعضهم عن المیراث بشيء معلوم من الترکة".

(شریفیہ: ۵۸، علامہ شامیؒ نے عین أو دین کا اضافہ کیا ہے، ردالمختار: ۵۷۳/۵)

تخارج کے لیے کیا شرائط ہیں؟ صلح کے لیے وارث کا عاقل ہونا شرط ہے، بالغ اور آزاد وغیرہ ہونا شرط نہیں ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمختار: ۵۲۶/۳)

(ج) **صورتِ مسئلہ کی توضیح:** مثلاً اگر عورت مر جاوے اور اس کا شوہر، ماں اور چچا، اور شوہر ماں اور چچا سے بایں طور صلح کرلے کہ اس کی بیوی کا جو دین مہر اس پر واجب الاداء ہے وہ نہیں ادا کرے گا اور بیوی کے دیگر متروکہ اموال سے بھی کچھ نہیں لے گا۔ تو اس صورت میں سمجھنا پڑے گا کہ نصف ترکہ کا حقدار جب ورثہ سے نکل گیا ہے، تو دوسرے نصف سے ماں کا حصہ دو اور چچا کا حصہ ایک ہونے کی وجہ سے مابقی ترکہ کو تین حصوں پر منقسم کرکے دو حصے ماں کو اور ایک حصے چچا کو دے دینا ضروری ہوگا۔ اور اگر ایک بیوی اور چار بیٹے زندہ رہے اور ایک بیٹا کوئی معین چیز لے کر ورثہ سے خارج ہوجائے تو سمجھنا پڑے گا کہ وارثین تین بیٹے اور ایک بیوی ہیں، پس مابقی ترکہ کو ۲۵؍ حصوں پر منقسم کرکے بیوی کو چار حصہ اور ہر بیٹے کو سات حصہ دے دیا جائے گا؛ کیوں کہ جس بیٹے نے مصالحت کرلی ہے اگر وہ مصالحت نہ کرتا تو یہ مسئلہ آٹھ سے شروع ہوکے بیوی کو ایک ملتا اور مابقی سات چار بیٹیوں پر منقسم نہ ہونے کی وجہ سے چار سے آٹھ کو ضرب دینے کے بعد حاصل ۳۲ ہوجاتا اور اسی ۳۲ سے ایک بیٹا کا حصہ سات کو ساقط کردینے کے بعد ۲۵؍ باقی رہ جاتے اور اسی ۲۵؍ میں بیوی کا حصہ چار اور مابقی ۲۱ تین بیٹوں کا حصہ ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

مذکورہ دونوں مسئلوں کی تخریج وتصحیح:

مسئلہ: ۶۔۳۔۳

میتہ

زوج (مصالح)	ام	عم
نصف	ثلث	عصبہ
۳	۲	۱

وضاحت: اس مثال میں شوہر مصالح ہے، وہ تمام ورثاء کی رضامندی سے اپنے ذمہ مہر کے باقی رہنے کی وجہ سے اپنے حصۂ وراثت سے دست بردار ہوگیا، للہذا شوہر سمیت تمام ورثا لکھ کر مسئلہ تصحیح کی گئی پھر تصحیح کے عدد چھ میں سے شوہر کے حصے تین کو گھٹادیا گیا، بعدازاں باقی ماندہ تین میں سے دو ماں کو اور ایک چچا کو دیا گیا۔

مسئلہ: ۳۲

میتہ

زوجہ	ابن	ابن	ابن	ابن
ثمن	عصبہ	عصبہ	عصبہ	عصبہ
۱	ص ۷	۷	۷	۷

وضاحت: مذکورہ مسئلہ میں بتیس سے مسئلے کی تصحیح ہوئی پھر ابن مصالح کا حصہ ختم کرکے اس کو تصحیح میں سے گھٹادیا گیا، باقی ماندہ پچیس کو ورثاء پر تقسیم کیا گیا، پچیس میں سے چار بیوی کو اور باقی ہر لڑکے کو سات سات ملے گا۔ (طرازی: ص/۱۷۷)

(د) بتائیں کہ اس طرح تقسیم کرنے کو فرائض کی اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

اس طرح تقسیم کرنے کو فرائض کی اصطلاح میں تخریج کہتے ہیں۔

سوال: ۱۵، سراجی: ص/۴۵ (داخلہ ۱۴۳۰ھ)

(الف) عبارت بااعراب: وَالثَّانِي إِذَا اجْتَمَعَ فِي الْمَسْئَلَةِ جِنْسَانِ أَوْ ثَلَاثَةُ أَجْنَاسٍ مِمَّنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ عِنْدَ عَدَمِ مَنْ لَايُرَدُّ عَلَيْهِ، فَاجْعَلِ الْمَسْئَلَةَ

Website:MadarseWale.blogspot.com

مِنْ سِهَامِهِمْ، أَعْنِيْ مِنْ اِثْنَيْنِ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْأَلَةِ سُدُسَانِ أَوْ مِنْ ثَلَاثَةٍ إِذَا كَانَ فِيْهَاثُلُثٌ وَ سُدُسٌ، أَوْ مِنْ أَرْبَعَةٍ إِذَا كَانَ فِيْهَا نِصْفٌ وَ سُدُسٌ، أَوْ مِنْ خَمْسَةٍ إِذَا كَانَ فِيْهَا ثُلُثَانِ وَسُدُسٌ، أَوْ نِصْفٌ وَسُدُسَانِ أَوْ نِصْفٌ وَثُلُثٌ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) رَد کی لغوی و اصطلاحی تعریف کریں (ج) رَد کے مذکورہ قاعدہ کی مع امثلہ وضاحت کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: اور دوسری قسم جب مسئلہ میں من لا یرد علیہ نہ ہونے کی صورت میں من یرد علیہ کی تین جنس یا دو جنس ہوں تو ان کے حصوں سے مسئلہ کو کرلو یعنی جب مسئلہ میں سدس لینے والے دو فریق ہوں تو دو سے مسئلہ کرلو اور جب مسئلہ میں ایک فریق ثلث پانے والا اور دوسرا فریق سدس پانے والا ہو تو تین سے مسئلہ کرلو۔ اور جب مسئلہ میں ایک فریق نصف پانے والا اور دوسرا فریق سدس پانے والا ہو تو چار سے مسئلہ کرلو اور جب مسئلہ میں ایک فریق ثلثان پانے والا اور ایک فریق سدس پانے والا ہو یا نصف اور سدسان پانے والا ہو تو پانچ سے مسئلہ کرلو۔

(ب) رَد کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

الرد کے لغوی معنیٰ ہیں واپس کرنا، لوٹانا، پھیرنا، "رَدَّ یَرُدُّ رَدًّا" مستعمل ہے۔ اور اس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ اصحاب الفرائض کا حصہ ادا کرنے کے بعد اگر کچھ باقی بچ جائے اور اس کا مستحق وارث (عصبہ) موجود نہ ہو تو باقی ماندہ کو ذوی الفروض نسبی پر ان کے حصوں کی بقدر واپس لوٹا دینا۔ (تشریح السراجی: ۲۲۲)

(ج) رَد کے مذکورہ قاعدہ کی مع امثلہ وضاحت:

(۱) دو سدس کی مثال:

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ:۲

میت

جدہ	اخت لام
سدس	سدس
۱	۱

(۲) ثلث وسدس کی مثال:

مسئلہ:۳

میت

۲/اخت لام	ام
ثلث	سدس
۲	۱

(۳) نصف وسدس کی مثال:

مسئلہ:۴

میت

بنت	بنت الابن
نصف	سدس
۳	۱

(۴) نصف اور دو سدس کی مثال:

مسئلہ:۵

میت

بنت	بنت الابن	ام
نصف	سدس	سدس
۳	۱	۱

(۵) نصف اور ثلث کی مثال:

مسئلہ:۵

میت

اخت	ام
نصف	ثلث
۳	۲

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال:۱۶، سراجی:ص/۵۱ (داخلہ ۱۴۳۸ھ)

(الف) عبارت بااعراب: وَاعلَمْ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَايَجْعَلُ الْأُخْتَ لِأَبٍ وَ أُمٍّ أَوْ لِأَبٍ صَاحِبَةَ فَرْضٍ مَعَ الْجَدِّ إِلَّا فِي الْمَسْئَلَةِ الْأَكْدَرِيَّةِ: وَهِيَ زَوْجٌ وَ أُمٌّ وَجَدٌّ وَ أُخْتٌ لِأَبٍ وَ أُمٍّ أَوْ لِأَبٍ فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَلِلْأُمِّ الثُّلُثُ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، ثُمَّ يَضُمُّ الْجَدُّ نَصِيبَهُ إِلَى نَصِيبِ الْأُخْتِ، فَيُقْسِمَانِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، لِأَنَّ الْمُقَاسَمَةَ خَيْرٌ لِلْجَدِّ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مقاسمہ کی لغوی و اصطلاحی تحقیق کریں (ج) مسئلہ اکدریہ کی تصحیح کریں (د) اس مسئلہ کی دونوں وجہ تسمیہ تحریر کریں (ہ) مقاسمہ کا مطلب بھی تحریر کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: اور جان لو کہ زید بن ثابت حقیقی بہن یا علاتی بہن کو دادا کے ساتھ صاحبِ فرض قرار نہیں دیتے؛ مگر مسئلہ اکدریہ میں اور وہ زوج اور ماں اور دادا اور حقیقی یا علاتی بہن زندہ رہنے کی صورت ہے، پس اس صورت میں زوج کا حصہ نصف اور ماں کا حصہ ثلث اور دادا کا حصہ سدس اور بہن کا حصہ نصف ہے، پھر دادا اپنا حصہ میت کی بہن کے حصہ کی طرف ملالے گا اور ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ کے ضابطہ پر مجموعہ کی تقسیم ہوگی؛ کیونکہ اس صورت میں دادا کے لیے مقاسمہ بہتر ہے۔

(ب) مقاسمہ کی لغوی واصطلاحی تعریف:

مقاسمہ: باب مفاعلۃ کا مصدر ہے، قسمت سے مشتق ہے، لغوی معنیٰ ہیں آپس میں تقسیم کرنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

اصطلاحی تعریف: علم فرائض کی اصطلاح میں دادا اور بھائی بہنوں کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا نام مقاسمۃ الجد ہے۔

(ج) مسئلہ اکدریہ کی تصحیح:

مسئلہ: ٦ ع ٩ × ٣ = ٢٧

میت

زوج	ام	جد	اخت (حقیقی یا علاتی)
نصف	ثلث	سدس	نصف
٣/٩	٢/٦	١/٨	٣/٤

وضاحت: مسئلہ چھ سے بنا اور ٩ سے عول ہوا۔ پھر دادا اور بہن کے حصے جمع کیے مجموعہ چار ہوا اور دادا ایک بھائی کے بمنزلہ ہے اور ایک بھائی دو بہنوں کے قائم مقام ہوتا ہے، پس عدد رؤس تین اور ان کے سہام چار میں تباین کی نسبت ہے؛ اس لیے کل رؤس (تین) کو مسئلہ عائلہ میں ضرب دیا تو ٢٧ حاصل ہوئے۔ اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی۔ تصحیح میں سے دادا کو تین اور بہن کو نو ملے، ان کو جمع کیا تو بارہ ہوئے، ان میں سے آٹھ دادا کو اور چار بہن کو دیے۔

(د) اس مسئلہ کی دونوں وجہ تسمیہ:

(١) اس مسئلہ کو اکدریہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ بنی اکدر کی ایک عورت کو پیش آیا تھا۔

(٢) اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس مسئلہ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے مذہب کو مکدر یعنی میلا و مشتبہ کردیا تھا؛ کیوں کہ وہ دادا کے ہوتے ہوئے بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار نہیں دیتے اور نہ ہی عول کرتے ہیں، اور اس مسئلے میں اس کا خلاف کرنا پڑا، اس لیے اس مسئلے کا نام اکدریہ رکھا گیا۔

(ہ) مقاسمہ کا مطلب: جاننا چاہیے کہ باپ کی وجہ سے ہر قسم کے بھائی بہن محروم ہوجاتے ہیں، بالاتفاق، اسی طرح اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو دادا کی وجہ سے بھی اخیافی بھائی بہن بالاتفاق محروم ہوجاتے ہیں؛ لیکن دادا کے موجود ہونے کی وجہ سے عینی اور علاتی بھائی بہنوں کے محروم ہونے میں اختلاف ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک دادا کی وجہ سے جس طرح اخیافی بھائی بہن محروم ہوتے ہیں اسی طرح عینی اور علاتی بھائی بہن بھی محروم ہوجاتے ہیں، صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ اور دیگر بہت سارے صحابہ کرامؓ کا یہی قول ہے اور فتویٰ بھی اسی قول پر دیا گیا ہے، اس کے برخلاف حضرات صاحبین امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دادا کی وجہ سے عینی اور علاتی بھائی بہن محروم نہیں ہوتے؛ بلکہ یہ بھی وارث بنتے ہیں، حضرت زید بن ثابتؓ اور عبداللہ ابن مسعودؓ کا یہی مسلک ہے۔

نوٹ: واضح رہے کہ یہ صرف حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دادا کی وجہ سے بہنیں محروم ہوجائیں گی۔

سوال: ۱۷، سراجی (داخلہ ۱۴۳۶ھ)

(الف) اخیافی بھائیوں بہنوں کے احوال اور ہر حال کی مثال تحریر کریں اور بتائیں کہ اگر اخیافی بھائی بہن جمع ہوجائیں تو ان کے درمیان ﴿لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَیَیْنِ﴾ کا ضابطہ جاری ہوگا یا نہیں؟ (ب) ماں کے احوال مع مثال تحریر کریں اور بتائیں کہ کتنے مسئلوں میں ماں کو ثلث ما باقی ملے گا؟

الجواب

(الف) اخیافی بھائیوں اور بہنوں کے احوال مع مثال:

امثلة الاخ لأم وهي ثلاثة:

(۱) السدس للواحد:

مسئلہ: ۶

میت

عم	اخ لام
عصبہ	سدس
۵	۱

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) الثلث للإثنين فصاعداً:

مسئلہ:۳

میت

۲/اخ لام	عم
ثلث	عصبہ
۱	۲

(۳) السقوط بالولد وولد الابن وإن سفل وبالأب والجد:

مسئلہ:۱

میت

اخ لام	ابن
محروم	عصبہ
×	۱

اگر اخیافی بھائی بہن جمع ہوجائیں تو ان کے درمیان "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" کا ضابطہ جاری نہیں ہوگا، ان کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔

(ب) ماں کے احوال مع مثال:

(۱) السدس مع الولد وولد الابن وإن سفل ومع الإثنين من الاخوة والاخوات:

مسئلہ:۶

میت

ام	ابن
سدس	عصبہ
۱	۵

(۲) ثلث الكل عند عدمهم:

مسئلہ:۳

میت

ام	اب
ثلث کل	عصبہ
۱	۲

Website:MadarseWale.blogspot.com

(٣) ثلث ماباقي من أحد الزوجين:

مسئلہ: ٦

میت

اب	ام	زوج
عصبہ	ثلث ماباقی	نصف
٢	١	٣

اگر میتنے اپنی ماں کے ساتھ باپ اور میاں بیوی میں سے کسی ایک کو چھوڑا ہے تو ماں کو شوہر یا بیوی کا حصہ دینے کے بعد بچے ہوئے ترکہ کا تہائی ملے گا اسی کو ثلث ماباقی کہا جاتا ہے، یہ صرف دو مسئلہ میں ہوگا۔

سوال: ١٨، سراجی (داخلہ ١٤٣٦ھ)

درج ذیل مسئلہ کی اس طرح تصحیح کریں کہ ہر فریق کے ہر فرد کو کسر کے بغیر پورا پورا حصہ مل جائے۔

الجواب

مثال:

مسئلہ: ١٢، ت/١٤٤ مضروب/١٢

میت

١٢/اعمام	٣/جدہ	٤/زوجہ
عصبہ	سدس	ربع
٧ / ٨٤	٢ / ٢٤	٣ / ٣٦

سوال: ١٩، سراجی: ص/٥١ (داخلہ امتحان)

(الف) عبارت بااعراب: اِعْلَمْ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَايَجْعَلُ الْأُخْتَ لِأَبٍ وَأُمٍّ أَوْ لِأَبٍ صَاحِبَةَ فَرْضٍ مَعَ الْجَدِّ إِلَّا فِي الْمَسْئَلَةِ الْأَكْدَرِيَّةِ: وَهِيَ

Website:MadarseWale.blogspot.com

زَوْجٌ وَ أُمٌّ وَجَدٌّ وَ أُخْتٌ لِأَبٍ وَ أُمٍّ أَوْ لِأَبٍ.

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مقاسمہ کا مطلب بیان کرتے ہوئے مسئلہ اکدریہ کی تصحیح کریں (ج) نیز مسئلہ اکدریہ کی وجہِ تسمیہ تحریر کریں۔

الجواب

(الف) ترجمہ: اور جان لو کہ زید بن ثابتؓ حقیقی بہن یا علاتی بہن کو دادا کے ساتھ صاحبِ فرض قرار نہیں دیتے؛ مگر مسئلہ اکدریہ میں اور وہ زوج اور ماں اور دادا اور حقیقی یا علاتی بہن زندہ رہنے کی صورت ہے۔

(ب) **مقاسمہ کا مطلب:** تقسیم ترکہ میں دادا کو ایک بھائی کی مانند سمجھنا، دادا کی موجودگی میں حقیقی اور علاتی بھائی بہنوں کے محروم ہونے نہ ہونے کے بارے میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی دو رائیں تھیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دادا کی موجودگی میں حقیقی اور علاتی بھائی بہن محروم ہوں گے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے اور یہی مفتیٰ بہ قول بھی ہے۔

(۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بھائی بہن کو دادا کے ساتھ وراثت ملے گی، یہی ائمہ ثلاثہؒ اور صاحبینؒ کا قول ہے۔ (طرازی)

مسئلہ اکدریہ کی تصحیح:

مسئلہ: ۶ ع ۹ × ۳ = ۲۷

میت

زوج	ام	جد	اخت (حقیقی یا علاتی)
نصف	ثلث	سدس	نصف
۳	۲	۱	۳
۹	۶	۸	۴

Website:MadarseWale.blogspot.com

وضاحت: مسئلہ چھ سے بنا اور ۹ سے عول ہوا۔ پھر دادا اور بہن کے حصے جمع کیے مجموعہ چار ہوا اور دادا ایک بھائی کے بمنزلہ ہے اور ایک بھائی دو بہنوں کے قائم مقام ہوتا ہے، پس عدد رؤس تین اور ان کے سہام چار میں تباین کی نسبت ہے؛ اس لیے کل رؤس (تین) کو مسئلہ عائلہ میں ضرب دیا تو ۲۷ حاصل ہوئے۔ اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی۔ تصحیح میں سے دادا کو تین اور بہن کو نو ملے، ان کو جمع کیا تو بارہ ہوئے، ان میں سے آٹھ دادا کو اور چار بہن کو دیے۔

(ج) مسئلہ اکدریہ کی وجہِ تسمیہ:

(۱) اس مسئلہ کو اکدریہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ بنی اکدر کی ایک عورت کو پیش آیا تھا۔

(۲) اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس مسئلہ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے مذہب کو مکدر یعنی میلا و مشتبہ کر دیا تھا؛ کیوں کہ وہ دادا کے ہوتے ہوئے بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار نہیں دیتے اور نہ ہی عول کرتے ہیں، اور اس مسئلے میں اس کا خلاف کرنا پڑا، اس لیے اس مسئلے کا نام اکدریہ رکھا گیا۔

سوال: ۲۰، سراجی (داخلہ ۱۴۳۵ھ)

عینی بہنوں کے پانچوں احوال نمبر وار مع مثال تحریر کریں۔

الجواب

امثلة أحوال لأخوات لأب وأم وهي خمسة:

(۱) النصف للواحدة:

مسئلہ: ٦

میت

اخت لاب وام	عم	ام
نصف	عصبہ	ثلث
۳	۱	۲

Website:MadarseWale.blogspot.com

(٢) الثلثان للإثنتين فصاعدة:

مسئلہ: ٣

میت

٢/ اخت لاب وام	عم
ثلثان	عصبہ
٢	١

(٣) العصبة بغيره مع الأخ لأب وأم:

مسئلہ: ٥

میت

٣/ اخت لاب وام	اخ لاب وام
عصبہ	عصبہ بنفسہ
٣	٢

(٤) العصبة مع الغير مع البنات وبنات الإبن:

مسئلہ: ٢

میت

اخت لاب وام	بنت
عصبہ مع الغیر	نصف
١	١

(٥) السقوط بالابن وإبن الإبن وإن سفل وبالأب والجد:

مسئلہ: ١

میت

اخت لاب وام	ابن
محروم	عصبہ
×	١

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال:۲۱،سراجی(داخلہ۱۴۳۵ھ)

درج ذیل مسئلہ کی اِس طرح تصحیح کریں کہ ہر فریق کے ہر فرد کا حصہ پورا پورا نکل آئے۔

الجواب

مسئلہ کی مثال:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:۲۴،ت/۵۰۴۰/

میتہ

۲/زوجہ	۶/جدہ	۱۰/بنات	۷/اعمام
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ
۳	۴	۱۶	۱
۶۳۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۲۱۰

سوال:۲۲،سراجی(داخلہ۱۴۳۴ھ)

زید نے انتقال کیا،اور وارثوں میں بیوی،ماں،باپ،لڑکی اور پانچ پوتیاں ہیں، مسئلہ کی تصحیح اس طرح کیجیے کہ ہر فرد کو پورے عدد کی شکل میں سہام مل جائیں۔

الجواب

مسئلہ کی مثال:

مسئلہ:۱۲،ع/۱۵/،ت/۷۵/ مضروب/۵/

میتہ

زوجہ	ام	اب	۵/بنات وبنات الابن
ربع	سدس	سدس	ثلثان
۳	۲	۲	۸
۱۵	۱۰	۱۰	۴۰

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال: ۲۳، سراجی (داخلہ ۱۴۳۱ھ)

ایک عورت نے انتقال کیا، وارثوں میں شوہر، ماں، باپ اور چھ بیٹیاں ہیں، مسئلہ کی تصحیح اس طرح کریں کہ کسی فریق پر سہام کا کسر واقع نہ ہو، ہر فرد کو پورے عدد کی شکل میں سہام مل جائیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

الجواب

مسئلہ کی مثال:

میت — مسئلہ: ۱۲، ع/۱۵، ت/۴۵ — مضروب/۳

زوج	اب	ام	۶/بنات
ربع	سدس	سدس	ثلثان
۳/۹	۲/۶	۲/۶	۸/۲۴

سوال: ۲۴، سراجی (داخلہ ۱۴۲۸ھ)

درج ذیل دونوں مسئلوں کی تصحیح کریں۔

الجواب

میت — مسئلہ: ۶، ت/۱۸ — مضروب/۳

۶/بنات	۳/جدات	۳/اعمام
ثلثان	سدس	عصبہ
۴/۱۲	۱/۳	۱/۳

Website:MadarseWale.blogspot.com

مسئلہ: ۱۲، ت ۱۴۴/ مضروب ۱۲/

میت

۱۲/اعمام	۳/جدات	۴/زوجہ
عصبہ	سدس	ربع
۷/۸۴	۲/۲۴	۳/۳۶

سوال: ۲۵، سراجی (داخلہ ۱۴۲۷ھ)

(الف) عبارت بااعراب: اَلْعَصَبَاتُ النسبية ثلاثة: عصبة بنفسه، وعصبة بغيره، وعصبة مع غيره.

(الف) مطلق عصبہ کی تعریف کریں (ب) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کے اصناف اربعہ بالترتیب تحریر کریں (ج) عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ کی تعریف کر کے بتلائیں کہ وہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

الجواب

(الف) مطلق عصبہ کی تعریف:

عصبہ کے لغوی معنی: عصبہ یہ عاصب کی جمع ہے، مذکر، مؤنث، واحد و جمع سب کے لیے ہے، اسمِ جنس کی طرح استعمال ہوتا ہے، عصبہ مرد کے پدری رشتہ کو کہتے ہیں، اس کا مصدر عصوبۃ ہے، بمعنیٰ گھیرنا، احاطہ کرنا، یہ عصب القوم بالرجل سے ماخوذ ہے، یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب چند آدمی کسی کو اپنی حمایت میں لے لیں، اور اس کے گرد جمع ہو جائیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

اصطلاحی تعریف:

"العصبة كل من يأخذ ما أبقته أصحاب الفرائض وعند الانفراد يحرز من جميع المال" یعنی میت کے وہ رشتہ دار جن کا حصہ شریعت میں متعین

Website:MadarseWale.blogspot.com

نہیں ہے؛ بلکہ اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لینے کے بعد جو مال بچتا ہے وہ ان کو ملتا ہے، اور اصحاب الفرائض کے نہ ہونے کی صورت میں وہ کل مال کے مستحق ہوتے ہیں۔

(ب) عصبہ بنفسہ کی تعریف اور اس کے اصنافِ اربعہ بالترتیب:

"کل ذکر لاتدخل في نسبته إلى الميت انثى" یعنی اس سے مراد ہر وہ مذکر ہے جس کے ساتھ میت کا رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ آتا ہو، مثلاً بیٹا پوتا وغیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی چاروں قسموں کی وضاحت: عصبہ بنفسہ کی بالترتیب چار قسمیں ہیں:

(۱) **جزءِ میت:** یعنی میت کی مذکر اولاد نیچے تک، جیسے بیٹا پوتا وغیرہ۔

(۲) **اصل میت:** یعنی میت کی مذکر اصل، جیسے باپ دادا وغیرہ۔

(۳) **جزءِ ابیہ:** یعنی میت کے باپ کی مذکر اولاد، جیسے بھائی بھتیجے وغیرہ نیچے تک۔

(۴) **جزءِ جدہ:** یعنی میت کے دادا کی مذکر اولاد، جیسے چچا چچازاد بھائی وغیرہ۔

الاقرب فالاقرب الخ کا مطلب: یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہوجائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا، اور دُور والے ساقط ہوجائیں گے۔ مثلاً: (۱) میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط۔

(۲) باپ اور دادا میں باپ عصبہ ہوگا اور دادا ساقط اور دادا کی موجودگی میں پردادا ساقط ہوگا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۳) بھائی اور بھتیجے میں بھائی عصبہ ہوگا اور بھتیجا ساقط۔

(۴) چچا اور چچا کے لڑکوں میں چچا عصبہ ہوگا، اور چچا کے لڑکے ساقط۔

(ج) عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ کی تعریف:

عصبہ بغیرہ کی تعریف: عصبہ بغیرہ چار قسم کی عورتیں ہیں، اور وہ، وہ عورتیں ہیں جن کا حصہ نصف اور دو تہائی ہے، وہ اپنے بھائیوں کے ذریعہ عصبہ ہوجاتی ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

عصبہ مع غیرہ کی تعریف: عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو دوسری کسی عورت سے عصبہ ہو جائے، جیسے بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے۔

عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

عصبہ بغیرہ چار ہیں: (۱) بنت (۲) بنت الابن (۳) اخت لاب وام (۴) اخت لاب۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

عصبہ مع غیرہ دو ہیں: (۱) اخت لاب وام (۲) اخت لاب۔

سوال: ۲۶، سراجی (داخلہ ۱۴۲۷ھ)

ایک عورت نے انتقال کیا، وارثوں میں شوہر، ایک لڑکی، تین پوتیاں اور چھ جدات ہیں، مسئلہ کی تصحیح کس طرح ہوگی، مثال سے واضح کریں۔

الجواب

مسئلہ: ۱۲، ع ۱۳، ت ۳۹ مضروب ۳

میت

زوج	بنت	۳ بنت الابن	۶ جدات
ربع	نصف	سدس	سدس
۳ / ۹	۶ / ۱۸	۲ / ۶	۲ / ۶

سوال: ۲۷، سراجی (داخلہ ۱۴۲۶ھ)

(الف) موانعِ ارث کی تفصیل کے ضمن میں قتل کی تمام اقسام اور ہر ایک کا حکم تحریر کریں (ب) اور "والدار إنما تختلف باختلاف المنعة والملك لانقطاع العصمة فيما بينهم" کی تشریح بھی تحریر کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

الجواب

(ب) مانعِ ارث کی تعریف: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وارث سبب وراثت کے پائے جانے کے باوجود اپنی ذات میں کسی وصف کے پائے جانے کی وجہ سے وراثت سے محروم ہو جاتا ہے، ان اوصاف کو "موانعِ ارث" کہتے ہیں۔ (طرازی)

موانعِ ارث کی تفصیل:

(۱) رقیت: یعنی غلامی خواہ کسی طرح کی ہو، پس قن (عبد خالص) مکاتب، مدبر، اُمِ ولد اور معتق البعض، میں سے کسی کو وراثت نہیں ملے گی۔

(۲) قتل: قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔

(۳) اختلافِ دین: یعنی مسلمان غیر مسلم کا اور غیر مسلم مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔

(۴) اختلافِ ملک: دو ملکوں کے رہنے والے کافروں کو ایک دوسرے کی وراثت نہیں ملتی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

قتل کی قسمیں اور ہر ایک کی تعریف:

قتل کی پانچ قسمیں ہیں: (۱) قتلِ عمد (۲) قتلِ شبہِ عمد (۳) قتلِ خطا (۴) قتلِ شبہِ خطا (۵) قتل بالسبب۔

(۱) قتلِ عمد: اس قتل کو کہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی کو دھار دار چیز سے مارنا یا ایسی چیز سے مارنا جو قتل کے لیے استعمال ہوتی ہو، جیسے بندوق، تلوار وغیرہ۔

(۲) قتلِ شبہِ عمد: اس قتل کو کہتے ہیں جس میں قاتل قصداً کسی معصوم الدم شخص کو ایسی چیز سے قتل کرے جس سے عموماً موت واقع نہ ہو، جیسے لاٹھی، کوڑا وغیرہ۔

(۳) قتلِ خطا: اس کی دو قسمیں ہیں:

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۱) خطائی العمل: یعنی نشانہ کا چوک جانا، کہ مارا تھا کسی شکار کو اور لگ گیا کسی انسان کو۔

(۲) خطائی القصد: یعنی سمجھنے میں غلطی کرنا مثلاً کسی سفید پوش انسان کو خرگوش سمجھ کر قتل کردینا۔

(۴) قتلِ شبہ خطا: جیسے کسی پہلو میں کوئی بچہ لیٹا ہوا ہے اس کا دَب کر مرجانا، کوئی کسی اونچی جگہ سے کسی کے بدن پر گرا اور وہ مرگیا۔

(۵) قتل بالسبب: مثلاً کسی غیر کی زمین میں کنواں کھدوایا، کوئی پتھر رکھا اور کنواں کھودنے والے یا پتھر رکھنے والے کا کوئی رشتہ دار ٹکرا کر مرگیا۔

پانچوں قسموں کا حکم: پہلی چاروں قسموں میں قاتل مقتول کی وراثت سے محروم ہوتا ہے؛ اس لیے کہ ان میں قصاص یا کفارہ واجب ہوتا ہے؛ البتہ پانچویں قسم کہ قتل بالسبب سے وارث وراثت سے محروم نہیں ہوتا۔

(ب) والدار إنما تختلف باختلاف المنعة والملك إلخ کی تشریح:

جب دو ملکوں کا بادشاہ اور فوج الگ الگ ہوں، تو ان دونوں کفرستان کو الگ الگ دار قرار دیا جائے گا؛ کیوں کہ اس صورت میں ایک کفرستان کی فوج دوسرے کفرستان کے کفار وفوج کا محافظ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کی محافظت اُٹھ جائے گی۔ اور اختلافِ دار ہونا اسی محافظت کے اُٹھ جانے پر دال ہے۔

سوال: ۲۸، سراجی (داخلہ ۱۴۲۶ھ)

ایک شخص نے انتقال کیا، وارثوں میں بیوی، ماں، لڑکی، پوتی اور تین عینی بہنیں ہیں، آپ مسئلہ کی اس طرح تصحیح کریں کہ ہر وارث کو اس کے سہام پورے عدد کی شکل میں ملیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

الجواب

مسئلہ:۲۴، ت/۷۲ مضروب/۳

میۃ

زوجہ	ام	بنت	بنت الابن	۳/اخت لاب وام
ثمن	سدس	نصف	سدس	عصبہ مع الغیر
۳/۹	۴/۱۲	۱۲/۳۶	۴/۱۲	۱/۳

سوال:۲۹،سراجی (داخلہ۱۴۲۵ھ)

(الف) عصبہ کی تعریف کرنے کے بعد اس کے اقسامِ ثلاثہ کی تعریف اور تفصیل کریں (ب) نیز "ومن لا فرض لها من الأناث وأخوها عصبة لا تصير عصبة بأخيها كالعم والعمة، المال كله للعم دون العمة" کی اطمینان بخش وضاحت کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

الجواب

(الف) عصبہ کی تعریف:

عصبہ کے لغوی معنیٰ: عصبہ یہ عاصب کی جمع ہے، مذکر، مؤنث، واحد و جمع سب کے لیے ہے، اسمِ جنس کی طرح استعمال ہوتا ہے، عصبہ مرد کے پدری رشتہ کو کہتے ہیں، اس کا مصدر عصوبۃ ہے، بمعنیٰ گھیرنا، احاطہ کرنا، یہ عصب القوم بالرجل سے ماخوذ ہے، یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب چند آدمی کسی کو اپنی حمایت میں لے لیں، اور اس کے گرد جمع ہو جائیں۔

اصطلاحی تعریف:

"العصبة كل من يأخذ ما أبقته أصحاب الفرائض، وعند الانفراد

Website:MadarseWale.blogspot.com

يحرز من جميع المال" یعنی میت کے وہ رشتہ دار جن کا حصہ شریعت میں متعین نہیں ہے؛ بلکہ اصحاب الفرائض کے اپنا حصہ لینے کے بعد جو مال بچتا ہے وہ ان کو ملتا ہے، اور اصحاب الفرائض کے نہ ہونے کی صورت میں وہ کل مال کے مستحق ہوتے ہیں۔

عصبہ بنفسہ کی تعریف اوراس کے اصناف اربعہ بالترتیب:

"کل ذکر لاتدخل في نسبته إلی المیت انثی" یعنی اس سے مراد ہروہ مذکر ہے جس کے ساتھ میت کا رشتہ جوڑنے میں کسی مؤنث کا واسطہ نہ آتا ہو، مثلاً بیٹا پوتا وغیرہ۔

عصبہ بنفسہ کی چاروں قسموں کی وضاحت: عصبہ بنفسہ کی بالترتیب چار قسمیں ہیں:

(۱) جزء میت: یعنی میت کی مذکر اولاد نیچے تک، جیسے بیٹا پوتا وغیرہ۔

(۲) اصل میت: یعنی میت کی مذکر اصل، جیسے باپ دادا وغیرہ۔

(۳) جزء ابیہ: یعنی میت کے باپ کی مذکر اولاد، جیسے بھائی بھتیجے وغیرہ نیچے تک۔

(۴) جزء جدہ: یعنی میت کے دادا کی مذکر اولاد، جیسے چچا چچازاد بھائی وغیرہ۔

الاقرب فالاقرب الخ کا مطلب: یعنی اگر عصبہ بنفسہ کی ایک ہی قسم کے متعدد افراد جمع ہوجائیں تو ان میں جو میت سے زیادہ قریب ہوگا وہ عصبہ ہوگا، اور دُور والے ساقط ہوجائیں گے۔ مثلاً: (۱) میت کا بیٹا اور پوتا دونوں ہوں تو بیٹا عصبہ ہوگا اور پوتا ساقط۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۲) باپ اور دادا میں باپ عصبہ ہوگا اور دادا ساقط اور دادا کی موجودگی میں پردادا ساقط ہوگا۔

(۳) بھائی اور بھتیجے میں بھائی عصبہ ہوگا اور بھتیجا ساقط۔

(۴) چچا اور چچا کے لڑکوں میں چچا عصبہ ہوگا، اور چچا کے لڑکے ساقط۔

(ب)"ومن لا فرض لها من الأناث.......... دون العمة" کی وضاحت:

جو عورتیں اصحابِ فرائض میں سے نہیں ہیں اوران کے بھائی عصبہ ہیں، وہ اپنے

Website:MadarseWale.blogspot.com

بھائیوں کی وجہ سے ''عصبہ بالغیر'' نہیں بنتیں، جیسے: چچا اور پھوپھی بھائی بہن ہیں؛ مگر پھوپی چونکہ اصحابِ فرائض میں سے نہیں ہے؛ اس لیے پورا مال چچا کو ملے گا، پھوپی کو کچھ نہیں ملے گا، اسی طرح چچا کی لڑکی چچا کے لڑکے کے ساتھ یعنی بھتیجے کے ساتھ ''عصبہ بالغیر'' نہیں ہوگی؛ اس لیے کہ یہ عورتیں اصحابِ فرائض میں سے نہیں ہیں۔

سوال: ۳۰، سراجی (داخلہ ۱۴۲۵ھ)

حامد نے انتقال کیا، وارثوں میں بیوی، چار لڑکیاں، ماں اور تین عینی بہنیں ہیں، آپ مسئلہ کی تصحیح اس طرح کریں کہ ہر فریق کے مجموعی سہام اس کے افراد پر بلا کسر تقسیم ہو جائیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

الجواب

مسئلہ: ۲۴، ت/۱۴۴ مضروب/۶

میت

زوجہ	ام	۴/بنت	۳/اخت لاب وام
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ مع الغیر
۳	۴	۱۶	۱
۱۸	۲۴	۹۶	۶

سوال: ۳۱، سراجی (داخلہ ۱۴۲۴ھ)

(الف) جدِ صحیح، جد فاسد، جدۂ صحیحہ اور جدۂ فاسدہ میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال تحریر کریں اور ان میں سے کون ذوی الارحام میں سے ہیں اور کون ذوی الفروض میں سے ہیں متعین کریں؟ (ب) پھر جو ذوی الفروض میں سے ہوں ان میں سے کسی ایک کے احوال تحریر کریں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

الجواب

(الف) جد صحیح کی تعریف: وہ مذکر اصل بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے "وهو الذي لاتدخل في نسبته إلى الميّت أم" جیسے: دادا، پردادا۔

جد فاسد کی تعریف: وہ مذکر اصل بعید ہے، جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ ہو "وهو الذي تدخل في نسبته إلى الميّت أم" جیسے: نانا۔

جدۂ صحیحہ کی تعریف: وہ مؤنث اصل بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے "وهي التي لايدخل في نسبتها إلى الميّت جد فاسد" جیسے: دادی، نانی، پردادی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جدۂ فاسدہ کی تعریف: وہ مؤنث اصل بعید ہے جس کا میت سے رشتہ جوڑنے میں جد فاسد کا واسطہ ہو: "وهي التي يدخل في نسبتها إلى الميّت جد فاسد" جیسے: نانی کی ماں۔

ان میں سے کون ذوی الارحام میں سے ہیں اور کون ذوی الفروض میں سے ہیں؟

ان میں سے جد صحیح اور جدۂ صحیحہ ذوی الفروض میں سے ہیں اور جد فاسد اور جدۂ فاسدہ ذوی الارحام میں سے ہیں۔

(ب) جو ذوی الفروض میں سے ہے ان میں سے ایک کے احوال:

جد صحیح کے احوال: جد صحیح کے چار احوال ہیں:

(۱) اگر میت کے دادا کے ساتھ اس کا باپ بھی موجود ہو تو دادا ساقط ہوگا؛ اس لیے کہ باپ کا رشتہ میت سے قریب ہے اور وراثت کا قاعدہ یہ ہے کہ اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد ساقط ہوتا ہے، اسی طرح دادا کی وجہ سے پردادا محروم ہوگا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۲) اگر باپ نہ ہونے کی صورت میں دادا کے ساتھ میت کی مذکر اولاد ہو تو دادا کو سدس ملے گا۔

(۳) اگر دادا کے ساتھ باپ کے بجائے میت کی صرف مؤنث اولاد ہو تو دادا سدس پانے کے ساتھ عصبہ بھی ہوگا۔

(۴) اگر دادا کے ساتھ میت کی کوئی اولاد نہ ہو تو دادا عصبہ محض ہوگا، تنہا ہونے کی صورت میں سارا ترکہ اور دوسرے اصحابِ فرائض کے ساتھ ہونے کی صورت میں ان کو دینے کے بعد بچا ہوا ترکہ پائے گا۔

سوال:۳۲، سراجی (داخلہ ۱۴۲۴ھ)

مندرجہ ذیل مسئلہ میں وارثوں کے نیچے ان کے فروضِ مقدرہ مثلاً نصف، سدس، ثلث وغیرہ کی شکل میں تحریر کر کے مسئلہ کی تصحیح کریں۔

الجواب

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ کی تصحیح:

مسئلہ:۱۲، ع ۱۵

میت

زوج	بنت	بنت الابن	ام	اب
ربع	نصف	سدس	سدس	سدس مع التعصیب
۳	٦	۲	۲	۲

سوال:۳۳، سراجی (داخلہ ۱۴۲۳ھ)

(الف) عینی بہنوں کے احوال لکھیں اور ہر حالت کی مثال بھی مسئلہ بنا کر دیں

(ب) نیز بتائیں کہ اگر میت کا ایک بیٹا اور ایک حقیقی بہن ہو تو بہن کو کتنا ملے گا؟

Website:MadarseWale.blogspot.com

الجواب

(الف) عینی بہنوں کے احوال مع مثال:

(١) النصف للواحدة:

مسئلہ: ٦

میت

اخت لاب وام	عم	ام
نصف	عصبہ	ثلث
٣	١	٢

(٢) الثلثان للإثنتين فصاعدة:

مسئلہ: ٣

میت

٣/ اخت لاب وام	عم
ثلثان	عصبہ
٢	١

(٣) العصبة بغيره مع الأخ لأب وأم:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ: ٥

میت

٣/ اخت لاب وام	اخ لاب وام
عصبہ	عصبہ بنفسہ
٣	٢

(٤) العصبة مع الغير مع البنات وبنات الإبن:

مسئلہ: ٢

میت

اخت لاب وام	بنت
عصبہ مع الغیر	نصف
١	١

Website:MadarseWale.blogspot.com

(۵) السقوط بالابن وابن الإبن وإن سفل وبالأب والجد:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:۱
میت

ابن	اخت لاب وام
عصبہ	محرم
۱	×

(ب) اگر میت کا ایک بیٹا اور ایک حقیقی بہن ہو تو بہن کو کتنا ملے گا؟

اگر میت کا ایک بیٹا اور ایک حقیقی بہن ہو تو حقیقی بہن ساقط ہو جاتی ہے۔

سوال: ۳۴، سراجی: ص ر (داخلہ ۱۴۲۳ھ)

(الف) عبارت با اعراب: مَنْ مَلَکَ ذَارَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عَتَقَ عَلَيْهِ، وَيَكُوْنُ وَلَاءُهُ لَهُ بِقَدْرِ الْمِلْكِ كَثَلَاثِ بَنَاتٍ لِلْكُبْرٰى ثَلَاثُوْنَ دِيْنَارًا، وَلِلصُّغْرٰى عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا، فَاشْتَرَتَا أَبَاهُمَا بِالْخَمْسِيْنَ، ثُمَّ مَاتَ الْأَبُ وَتَرَكَ شَيْئًا، فَالثُّلُثَانِ بَيْنَهُنَّ أَثْلَاثًا بِالْفَرْضِ، وَالْبَاقِي بَيْنَ مُشْتَرِيَتَي الْأَبِ أَخْمَاسًا بِالْوَلَاءِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور بیان کردہ قاعدہ کی وضاحت کریں

(ب) اور مذکورہ صورتِ مسئلہ کی تخریج کر کے بتائیں کہ مسئلہ کی تصحیح کتنے سے ہوگی اور کس لڑکی کو کتنا ملے گا اور کیوں؟

الجواب

(الف) ترجمہ: اور جو شخص اپنے ذوی الارحام سے کسی کا مالک ہو جائے وہ اس پر آزاد ہو جائے گا، اور یہی مالک بقدرِ ملک اس آزاد شدہ کے ولاء کا حقدار ہوگا، مثلاً کسی کی تین بیٹیاں ہوں اور بڑی بیٹی کے پاس تیس دینار اور چھوٹی بیٹی کے پاس بیس دینار ہوں اور یہ پچاس دیناروں سے اپنے غلام باپ کو خریدیں، پھر اس باپ کا انتقال

Website:MadarseWale.blogspot.com

ہو جائے اور کچھ ترکہ چھوڑ جائے تو اس ترکہ کی دو تہائی تین حصے ہو کے ہر ایک بنت پر اعتبارِ اصحابِ فرائض ہونے کے برابر تقسیم ہوگا، اور باقی ایک تہائی باپ کو خریدنے والی دونوں بیٹیوں کے مابین پانچ حصے ہو کے باعتبارِ ولاء تقسیم ہوگی۔

بیان کردہ قاعدہ کی وضاحت: آزاد کرنے والا آزاد شدہ غلام کے ولاء کا حقدار ہے، خواہ معتِق بالکسر اس غلام کو با اختیار آزاد کرے یا بلا اختیار اس پر آزاد ہو جائے؛ چنانچہ انسان اپنے ذوی الارحام میں سے کسی کا مالک ہو جانے کی صورت میں وہ آزاد ہو جاتا ہے، اور آزاد شدہ کے عصبۂ نسبیہ ہونے کی صورت میں یہ مالک اسی آزاد شدہ کے عصبۂ سببیہ بن کے اس کے ولاء کا حقدار ہو جاتا ہے، اور مالک اپنے ذی رحم محرم کے اگر نصف کا مالک ہو جائے تو نصف ولائل کا اور اگر ثلث کا مالک ہو جائے تو ثلث ولاء کا حقدار ہوگا۔

(ب) مذکورہ صورتِ مسئلہ کی تخریج:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ: ۳/۳۵

میت

بنت کبریٰ	بنت	بنت صغریٰ
۲	۲	۲
۱۰	۱۰	۱۰
۹		۶
۱۹		۱۶

مذکورہ مسئلہ کی وضاحت:

جس غلام کی تین بیٹیاں ہوں اُس کی بڑی بیٹی ۳۰؍ دینار اور چھوٹی بیٹی ۲۰؍ دینار دے کر اگر اس کو خریدے تو یہ غلام باپ آزاد ہو جائے گا، اور اس کے مرجانے کے بعد اولاد اس کے ترکہ کے ثلثین کے تین حصے اس کی تین بیٹیوں پر برابر تقسیم ہو جائیں گے، پھر ثلث باقی بحیثیت عصبہ سببیہ بڑی اور چھوٹی پر منقسم ہوگا، بایں طور کہ اس ثلث کے تین خمس بڑی بیٹی کو اور دو خمس چھوٹی بیٹی کو دیا جائے گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال:۳۵،سراجی:ص/ (داخلہ ۱۴۲۳ھ)

میت

زوج	ام	جد	اخت (حقیقی یا علاتی)

(الف) بتائیے کہ اِس مسئلہ کا نام کیا ہے اور کیوں؟ (ب) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک مسئلہ کی تخریج اور تصحیح کیسے ہوگی؟ تصحیح کر کے بتائیں؟ (ج) اگر مسئلہ بالا میں دو بہنیں ہوں یا ایک بھائی ہو تو کیا اِس صورت میں مسئلہ اکدریہ ہوگا؟ اور اس کی تصحیح کیسے ہوگی تصحیح کریں۔

الجواب

اس مسئلہ کا نام: اس مسئلہ کا نام "مسئلہ اکدریہ" ہے۔

اس مسئلہ کی اکدریہ نام رکھنے کی وجہ تسمیہ:

(۱) اس مسئلہ کو اکدریہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ بنی اکدر کی ایک عورت کو پیش آیا تھا۔

(۲) اور بعض نے فرمایا ہے کہ اس مسئلہ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے مذہب کو مکدر یعنی میلا و مشتبہ کر دیا تھا؛ کیوں کہ وہ دادا کے ہوتے ہوئے بہنوں کو اصحاب الفرائض میں سے قرار نہیں دیتے اور نہ ہی عول کرتے ہیں، اور اس مسئلے میں اس کا خلاف کرنا پڑا، اس لیے اس مسئلے کا نام اکدریہ رکھا گیا۔

(ب) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نزدیک مسئلہ کی تخریج اور تصحیح:

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مسئلہ:۶، ع/۹ × ۳ = ۲۷

میت

زوج	ام	جد	اخت (حقیقی یا علاتی)
نصف	ثلث	سدس	نصف
۳/۹	۲/۶	۱/۸	۳/۴

Website:MadarseWale.blogspot.com

(ج) اگر مسئلہ بالا میں دو بہنیں ہوں یا ایک بھائی ہو تو کیا اِس صورت میں مسئلہ اکدریہ ہوگا؟ اور اس کی تصحیح کیسے ہوگی تصحیح کریں؟

اگر ایک بہن کے بجائے ایک بھائی ہو یا دو بہنیں ہوں تو مسئلہ میں نہ تو عول ہوگا اور نہ مسئلہ اکدریہ ہوگا؛ کیونکہ بھائی کے ہونے کی صورت میں جد کے لیے سدس بہتر ہوگا، پس چھ (٦) سے مسئلہ بنے گا۔

مثال:

مسئلہ:٦

میت

زوج	ام	جد	اخ
نصف	ثلث	سدس	عصبہ
٣	٢	١	محروم

دو بہنوں کی مثال:

مسئلہ:٦×٢=١٢

میت

زوج	ام	جد	٢/اخت
نصف	سدس	سدس	عصبہ
٣/٦	١/٢	١/٢	١/٢

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

سوال:۶-۳۶،سراجی (داخلہ۱۴۲۲ھ)

ایک شخص نے انتقال کیا وارثوں میں تین جداتِ صحیحہ، تین اخیافی بھائی اور چھ(۶) عینی بہنیں ہیں، اس کی تصحیح کریں؟

الجواب

مثال:

مسئلہ:۶،ع/۷،ت/۲۱ مضروب/۳

میت

۶/عینی بہن	۳/اخیافی بھائی	۳/جدات
ثلثان	ثلث	سدس
$\frac{۴}{۱۲}$	$\frac{۲}{۶}$	$\frac{۱}{۳}$

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

حصص العصبات

(۱) عصبات میں سے اگر ایک بیٹا یا زیادہ ہوں تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس کے ساتھ متوفی کی ماں، جدہ صحیحہ یا اس کی بیوی اور اگر متوفی عورت ہو تو اس کا خاوند یا باپ دادا میں سے اگر کوئی موجود ہو تو ان کو اپنا اپنا حصہ دینے کے بعد جو بچے گا وہ تمام کا تمام ایک لڑکے کا اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سبھی کا ہوگا اور اگر ان کے ساتھ لڑکیاں بھی ہوں تو پھر ماقبی ان میں "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" تقسیم ہوگا۔ باقی ورثاء میں سے کوئی وارث بیٹے کی موجودگی میں وارث نہ ہوگا۔

(۲) حقیقی پوتا ایک ہو یا زیادہ: اگر اس کے ساتھ متوفی کی ایک بیٹی یا زیادہ اس کی ماں یا جدہ صحیحہ یا میاں بیوی میں سے کوئی یا باپ دادا موجود ہوں تو اسے ان مذکورہ ورثاء کو دینے کے بعد جو بچے گا دیا جائے گا، اگر پوتے کے ساتھ پوتی بھی ہو تو وہ آپس میں "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" تقسیم کریں گے۔ اور بیٹے کی موجودگی میں پوتے محروم ہوں گے۔ باقی ماندہ ورثاء میں سے کسی کی بھی موجودگی میں پوتے پوتوں کو جمیع مال ملے گا۔

(۳) باپ: اگر اس کے ساتھ متوفی کی بیٹی ایک یا زیادہ یا پوتی ایک یا زیادہ ہوں تو اسے جمیع مال کا چھٹا حصہ اور اس کے علاوہ ورثاء سے جو کچھ بچے گا تو دیا جائے گا۔ ماں اور احد الزوجین کی موجودگی میں ان کو اپنا اپنا حصہ دینے کے بعد جو کچھ بچے گا وہ تمام کا تمام باپ کو ملے گا۔ بیٹے اور پوتے کی موجودگی میں صرف چھٹا حصہ مال سے ملے گا، باقی کسی بھی وارث کی موجودگی میں باپ کو کل مال ملے گا۔

(۴) دادا، پردادا: بیٹی، بیٹیوں، پوتی، پوتیوں کی موجودگی میں جمیع مال کا چھٹا حصہ اور ورثاء کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا دیا جائے گا۔ ماں اور احد الزوجین کے

Website:MadarseWale.blogspot.com

ساتھ ان کو اپنا اپنا حصہ دینے کے بعد جو کچھ بھی بچے گا اسے دیا جائے گا۔ بیٹے اور پوتے کی موجودگی میں باپ کی طرح اسے چھٹا حصہ ملے گا۔ باپ کے ہوتے ہوئے دادا پر دادا محروم عن الوراثۃ رہے گا۔

عینی بہن بھائیوں اور علاتی بہن بھائیوں کی موجودگی میں دادا پر دادا کی وراثت میں اہلِ علم کا اختلاف ہے کہ اسے کیا کچھ ملنا چاہیے۔ باقی کسی بھی وارث کی موجودگی میں خواہ وہ اصحاب الفرائض سے ہو یا عصبات میں سے دادا کو جمیع مال ملے گا۔

(۵) عینی بھائی: متوفی کی بیٹی، بیٹیوں، پوتی، پوتیوں، ماں، جدہ صحیحہ، اخیافی بہن بھائیوں اور احد الزوجین کے ساتھ ان کو اپنا اپنا حصہ دینے کے بعد جو بچے گا وہ اسے ملے گا۔ اگر اس کے ساتھ بہنیں بھی ہوں تو ما بقی ان میں "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اور اگر دادا ہو تو پھر مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ اسے کیا کچھ ملنا چاہیے؟

بیٹے، پوتے اور باپ کی موجودگی میں حقیقی بھائی وراثت سے محروم ہوں گے۔ باقی کسی بھی وارث کے ہوتے ہوئے وہ جمیع مال میت کے وارث ہوں گے۔

(٦) باپ کی طرف سے بھائی: اسے بیٹیوں، پوتیوں، ماں، جدہ صحیحہ، حقیقی بہنوں، اخیافی یعنی ماں کی طرف سے بہن بھائیوں اور احد الزوجین کی موجودگی میں ما بقی یعنی باقی ماندہ مال ملے گا۔ اور اگر ساتھ بہنیں بھی ہوں تو باقی ماندہ مال ان میں "لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" تقسیم ہوگا۔ دادا کے ساتھ ان کی وراثت میں اختلاف ہے۔ متوفی کے بیٹے، پوتے، باپ اور حقیقی بھائی کی موجودگی میں اسے کچھ نہ ملے گا، وہ محروم رہے گا۔ خواہ علاتی بھائی ایک ہو یا زیادہ۔ باقی ورثاء میں سے کسی کی بھی موجودگی میں اسے تمام تر مالِ متروکہ ملے گا۔

(۷) حقیقی بھائی کا بیٹا: متوفی کی بیٹی بیٹیوں، پوتی پوتیوں، جدہ صحیحہ، حقیقی بہن، بہنوں، باپ کی طرف سے بہن بہنوں، ماں کی طرف سے بہن بھائی ایک یا زیادہ اور زوجین میں سے کسی ایک کی موجودگی میں اسے ان مذکورہ ورثاء کے حصص سے

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com

بچا کچا ملے گا۔ متوفی کے بیٹے، پوتے، باپ، دادا، حقیقی باپ یا باپ کی طرف سے بھائی کی موجودگی میں وہ وراثت سے محجوب یعنی محروم ہوگا۔ باقی ماندہ ورثاء میں سے کسی کی بھی موجودگی میں وہ جمیع مال متروکہ کا مالک ہوگا۔

(۸) باپ کی طرف سے بھائی کا بیٹا: اس کی بھی وراثت میں وہی کیفیت ہے جو حقیقی بھائی کے بیٹے کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ حقیقی بھائی کے بیٹے کی موجودگی میں بھی وراثت سے محروم ہوگا؛ کیوں کہ حقیقی بھائی کا بیٹا اس سے قرابت میں قوی تر ہے۔

(۹) حقیقی چچا: اس کی بھی وراثت میں وہی کیفیت ہے جو حقیقی بھائی کے بیٹے کی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہ حقیقی بھائی اور باپ کی طرف سے بھائی کی موجودگی میں بھی وراثت سے محروم ہوگا اور باپ کی طرف سے بھائی کے بیٹے سے اس کا فرق یہ ہے کہ چچا اس کی موجودگی میں بھی وارث نہیں۔

(۱۰) باپ کی طرف سے چچا: اس کی وراثت کی کیفیت حقیقی چچا کی وراثت کی مانند ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہ حقیقی چچا کی موجودگی میں بھی وارث نہیں ہوتا۔

(۱۱) حقیقی چچا کا بیٹا: اس کی وراثت باپ کی طرف سے چچا کی مانند ہے، فرق یہ ہے کہ باپ کی طرف سے چچا کی موجودگی میں بھی یہ وارث نہیں۔

(۱۲) باپ کی طرف سے چچا کا بیٹا: وراثت میں اس کی کیفیت حقیقی چچا کے بیٹے کی طرح ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ یہ حقیقی چچا کے بیٹے کی موجودگی میں بھی وارث نہیں۔

(۱۳) المعتِق: وراثت میں اس کی بھی کیفیت وہی ہے جو علاتی یعنی باپ کی طرف سے چچا کے بیٹے کی، فرق صرف اتنا ہے کہ علاتی چچا کے بیٹے کی موجودگی میں یہ متوفی کا وارث نہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۱۴) عصبۃ المعتِق: اس کی وراثت میں پوزیشن وہ ہے جو معتِق کی ہے؛ لیکن معتِق کی موجودگی میں بھی یہ وارث نہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

NEW MADARSA

Website:MadarseWale.blogspot.com

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

عربی درسی کتابوں کے چند عربی، اردو نوٹ

فیض القاری اردو نوٹ صحیح البخاری	الحل الرضی اردو نوٹ جامع الترمذی	الحل المفهم اردو نوٹ الصحیح لمسلم	امداد الطحاوی اردو نوٹ طحاوی	الحل المنضود اردو نوٹ سنن ابی داود
مصباح الساری اردو نوٹ صحیح البخاری	لمعات النکات اردو نوٹ مشکوٰۃ المصابیح	تنظیم الدرایة اردو نوٹ الهدایة سوم	عمدة البدایة اردو نوٹ الهدایة آخرین	مبادی الکلام عربی نوٹ شرح العقائد
الفرائد اردو نوٹ شرح العقائد	الکفایة عربی نوٹ الهدایة چہارم	تحفة الراجی اردو نوٹ السراجی فی المیراث	الحل المیراث اردو نوٹ السراجی فی المیراث	سراجی کا آسان حل اردو
التقریر الکافی اردو نوٹ تفسیر البیضاوی	عمدة الفکر اردو نوٹ نخبة الفکر	اشرف الکمالین اردو نوٹ تفسیر الجلالین	معین المتنبی اردو نوٹ دیوان المتنبی	معین المیبذی اردو نوٹ المیبذی
مصباح السعایة اردو نوٹ الهدایة دوم	عمدة البدایة اردو نوٹ الهدایة دوم	عمدة البدایة اردو نوٹ الهدایة اول	تحسین المعانی اردو نوٹ مختصر المعانی	العیون الجاریة اردو نوٹ المقامات الحریریة
تحسین الوقایه اردو نوٹ شرح الوقایه اول	تحسین الوقایه اردو نوٹ شرح الوقایه دوم	تحسین الحواشی اردو نوٹ اصول الشاشی	شافعه اردو نوٹ کافیه	مهمات النحو اردو نوٹ هدایة النحو

اشرفی
اشرفی بک ڈپو دیوبند یوپی
ASHRAFI BOOK DEPOT
Deoband, Distt. Sahranpur (U.P.) Pin-247554, INDIA
Mobile: 09358001571, Whatsapp: 09810383186
email: ashrafibooks@gmail.com

Website:MadarseWale.blogspot.com